بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا عبدالحی لکھنوی حنفی رحمہ اللہ کے نزدیک اللہ ہر جگہ موجود نہیں

(جمع وترتیب سید اعجاز علی شاہ)

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

امابعد!!!

تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے خاص ہیں جو تمام مخلوقات کا خالق، مالک اور پالنے والا، اس کو موت وحیات دینے والا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں وہ اکیلا ہے اپنی ربوبیت میں، الوہیت میں اور اسماء وصفات میں، شرک کی تمام گندگیوں سے پاک ہے، اس کا کوئی مثل نہیں نہ ہی ذات میں اور نہ ہی صفات میں.

اسی طرح لاکھ لاکھ درود وسلام ہو خیر المرسلین وخاتم النبین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جنھوں نے نبوت ورسالت کو کما حقہ ہم تک پہنچایا، کلمہ توحید کی تبلیغ کی اور شرک کی تمام اقسام کو روز روشن کی طرح واضح کیا، شرک کے انجام سے ڈرایا، اور اس کے مرتکب قوموں کا انجام ہمیں بتایا، خلاصہ کلام یہ ہے کہ قرآن وحدیث کے ذریعہ شرک کی مذمت پر خوب زور دیا اور مشرکوں سے جہاد کیا.

آج کل کے پرفتن دور میں ایک طرف قرآن اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے انحراف کیا جارہا ہے اور دوسری طرف بدعات کو دین کا لباس پہنا کر عوام الناس کے اندر مزین کیا جارہا ہے، شرک کو توحید کہا جارہا ہے اور توحید کے ماننے والوں کو مسجدوں سے نکالا جارہا ہے اور ان پر زمین تنگ کی جارہی ہے لیکن وہ دن دور نہیں جب مشرکوں کو اللہ عذاب سے دوچار کرے گا اور موحدین کو ان تکالیف اور مصائب کا بدلہ دیا جائے گا، انشاء اللہ ہمارا رب ہمیں قیامت کے دن ضرور اجر عظیم سے نوازے گا.

وحدۃ الوجود تصوف کا ایک خودساختہ گھڑا ہوا عقیدہ ہے جو صوفیاں نے عوام الناس میں پھیلایا، محی الدین ابن عربی نے اس زہریلے پودے کی پرورش کیلئے خوب کوشش کی، آج صوفیوں کی کتابوں میں ان کو شیخ اکبر کا نام دیا گیا ہے جبکہ عقیدہ طحاویہ جو ایک حنفی عالم کی کتاب ہے اس کے اندر ابن عربی کو کافر اور ملحد کہا گیا ہے، نیز ان کے عقیدے کے مطابق اللہ ہر جگہ موجود ہے، جبکہ قرآن وحدیث علی فہم السلف الصالحین میں اس بات پر اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے، ہر جگہ موجود ہونے کا عقیدہ مسلمانوں کا نہیں.

الحمدللہ حق واضح ہے لیکن جو لوگ جہالت میں ڈوبے ہوئے ہوں ان کو اپنی کتابوں کا نہیں پتہ، حضرت مولانا محمد عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ احناف کے قابل فخر عالم گزر چکے ہیں، میں نے ان کی کتاب ''مجموعۃ الفتاوی'' کو پڑھا تو ان کا عقیدہ بھی وہی پایا جو سلف صالحین کا تھا، درحقیقت جو لوگ اللہ کو ہر جگہ ماننے کا عقیدہ رکھتے ہیں ان کے پاس علم نہیں بلکہ وہ لوگ عقلی دلائل پیش کرتے ہیں کہ اگر اللہ کو عرش پر مستوی مانا جائے یعنی آسمانوں میں مانا جائے تو پھر اس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات محدود ہوجاتی ہے جبکہ قرآن وحدیث میں اس کی صراحت موجود ہے لیکن جن لوگوں نے تقلید کا جام پیا ہو ان کو دلیل کی کہاں ضرورت، الغرض اس موضوع پر میں پہلے بہت کچھ قرآن وسنت سے لکھ چکا ہوں لیکن ہمیں غیر مقلد کہہ کر ہمارے دلائل کو رد کیا جاتا ہے.

تو جناب آج ان ہی کے مقلد عالم کے اصل اوراق کو یہاں پر پیش کیا جاتا ہے کہ ان کا کیا عقیدہ تھا. میں نے تمام صفحات کو ان کی

اصل کتاب سے اخذ کیا ہے، ان سے اس مسئلہ کے بارے میں جب سوالات پوچھے گئے تو انہوں نے نہایت ہی مفصل اور مدلل جوابات تحریر کیے، چند سطور بطور نمونہ ملاحظہ ہو:

1 شیخ الاسلام ذہبی سیر النبلاء میں ترجمہ قتیبہ بن سعید کے اندر لکھتے ہیں: (ترجمہ) بہت سے لوگوں نے ابوالعباس سراج سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ قتیبہ نے کہا ہے کہ ائمہ اسلام اور اہل سنت و جماعت کا قول یہ ہے کہ ہمارا خدا عرش پر ہے۔

2 اور ترجمہ علی بن مدینی میں لکھتے ہیں: (ترجمہ) اکثر علماء نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے۔

3 اور ترجمہ ابوحاتم رازی میں لکھتے ہیں: (ترجمہ) یعنی ابوحاتم رازی نے کہا ہے کہ ہمارا مذہب اور پسندیدہ بات رسول ﷺ کی اتباع ہے اور اس بات کا اعتقاد کہ اللہ عرش پر ہے اور اس کے مثل کوئی شے نہیں ہے اور وہی خدا سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

4 اور بھی ذہبی نے اسی قسم کے اقوال جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ عرش پر ہے بلا کیف صدہا صحابہ اور تابعین اور فقہاء اور محدثین سے نقل کیے ہیں اوا حادیث نبویہ بھی جو فوقیت رب پر دال ہیں ذکر کیے ہیں۔

5 ابوشکور سلمی حنفی تمہید میں لکھتے ہیں: ایک شخص نے امام مالکؒ سے **الرحمن علی العرش استوی** کے متعلق دریافت کیا کہ استواء کیونکر ہے، آپ نے فرمایا کہ استواء مجہول نہیں ہے اور کیفیت معلوم نہیں ہے اور اس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس کا سوال کرنا بدعت ہے اور میں تجھے گمراہ ہی سمجھتا ہوں، پھر آپ نے اس کے ڈانٹنے اور سزا دینے کا حکم دیا تو وہ جہم بن صفوان نکلا۔

6 ابومطیع بلخی نے کہا ہے کہ میں نے امام ابوحنیفہؒ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا کہ جو کہے **لا ادری این اللہ!** (میں نہیں جانتا کہ اللہ کہاں ہے!) تو امام ابوحنیفہؒ نے کہا کہ وہ کافر ہے کیونکہ اس نے اس نص کی مخالف کی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **الرحمن علی العرش استوی** اس کو پڑھو اور اس پر ایمان لاؤ، پس ابومطیع نے پوچھا اللہ کا استواء کیونکر ہے، آپؒ نے فرمایا: جیسا وارد ہوا ہے اس پر ایمان لاؤ۔

7 سراج الدین علی حنفی قصیدہ بدء الامالی میں کہتے ہیں:

ورب العرش فوق العرش لکن   **بلا وصف التمکن واتصال**

اور عرش کا مالک عرش پر ہے لیکن بغیر وصف ومکان واتصال کے

8 عبدالعزیز بخاری حنفی کشف الاسرار شرح اصول بزدوی میں لکھتے ہیں: (ترجمہ) رویت باری تعالیٰ اور ہاتھ اور منہ کا اس کے لئے ثابت ہونا ہمارے نزدیک حق ہے نہ اس کے نزدیک جو کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چہرہ اور ہاتھ سے متصف نہیں بلکہ وجہ رضا و ذات اور ید (ہاتھ) سے قدرت یا قوت یا نعمت مراد ہے، پس مصنف نے کہا بلکہ اللہ صفت ید و وجہ (چہرہ) کے ساتھ متصف ہے باوجودیکہ وہ صورت اور اعضاء منزہ ہے کیونکہ وجہ دکھائی دینے والی چیزوں میں صفات کمال سے ہیں کیونکہ جس کے ہاتھ اور چہرہ نہ ہو وہ ناقص گنا جاتا ہے اور خدا صفات کمال سے متصف ہے تو ہاتھ اور چہرہ بھی متصف ہوگا مگر کیفیت ثابت کرنا محال ہے، پس اس کا وصف مشتبہ ہو جائے گا تو اس کی حقیقت کا اعتقاد کر کے مان لینا اور تاویل میں نہ مشغول ہونا واجب ہے۔

9 اور ابوشکور تمہید میں لکھتے ہیں: (ترجمہ) بعضوں نے کہا ہے کہ اللہ ہر جگہ موجود ہے یہ جہمیہ گروہ ہے اور ان آیات قرآنی کو دلیل لائے ہیں کہ اللہ وہ ہے جو آسمان میں معبود ہے اور زمین میں اور خدا معبود آسمانوں اور زمین میں اور اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور تین آدمیوں میں کوئی مشورہ نہیں ہوتا مگر چوتھا ان کا ہوتا ہے اور جواب یہ ہے کہ پہلے آیت کے معنی یہ ہیں کہ خدا زمین والوں اور آسمان والوں کا معبود ہے اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ خدا کی تدبیر زمین اور آسمان میں ہے اور تیسری کے معنی یہ ہیں کہ خدا مدد کرنے کو ان کے ساتھ ہے اور چوتھی کے معنی یہ ہیں کہ خدا ان کی گفتگو کو سننے والا اور ان کے افعال کو دیکھنے والا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ اللہ ہر جگہ موجود ہوتا تو اس سے لازم آتا کہ وہ چوپایوں اور مومنوں میں اور لونڈیوں اور عورتوں کی فرجوں میں بھی ہوتا العیاذ باللہ اور یہ کفر قبیح ہے.

10 ان عبارات سے معلوم ہوا کہ صحابہ وغیر صحابہ، ائمہ وغیرہ حنفیہ وغیر حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ اللہ کی فوقیت عرش پر اور ید و وجہ وغیرہ صفات بلا کیف ہیں اور ان سب کی تاویل کرنا صحیح نہیں ہے.

جب ان سے اس بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے اور اس کا علم ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے، نیز اس بات کا اعتقاد رکھنے والوں کے پیچھے نماز ادا کرنا جائز ہے تو جواب میں کہا:

11 بغیر بیان کیفیت استواء کے اللہ کی ذات کو عرش پر سمجھنا اور اس کے علم کو محیط تمام عالم سمجھنا اور آیات معیت وقرب وغیرہ کو قرب ومعیت علمی پر حمل کرنا اہل سنت کا مذہب ہے اور جو شخص ایسا اعتقاد رکھتا ہو اس کے پیچھے نماز بلا کراہت جائز ہے، حکمت نبویہ میں لکھا ہے کہ (ترجمہ) ہم اس بات کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ خدا عرش پر مستوی ہے اس طرح کہ کسی جگہ مکان یا ٹھہرنے کی جگہ بنانے سے منزہ ہے اور عرش کے اوپر ہی اور باوجود اس کے ہر جگہ موجود سے قریب تر ہے، رگ گردن سے بھی اس کا قرب اجسام کے قرب کے مشابہ نہیں ہے.

12 اور یہ جو مشہور ہے کہ یہ مذہب صرف حنابلہ کا ہے غلط ہے بلکہ یہ مذہب جمہور محققین حنفیہ وشافعیہ وحنابلہ ومالکیہ ومحدثین وغیر ہم کا ہے.

اس کے علاوہ بہت زیادہ مواد اس بارے میں کتاب میں موجود ہے جو یہاں پر پیش کیا جائے گا، تمام قارئین سے گذارش ہے کہ وہ اس مواد کی خوب تشہیر کریں اور کسی بھی جگہ اس کو شائع کریں تاکہ جن لوگوں کے عقیدہ میں خلل آ گیا ہے ان کو معلوم ہو کہ وہ نہ حنفی، شافعی، حنبلی اور مالکی ہے بلکہ اہل سنت وجماعت سے خارج ہیں، بلکہ جہمیہ کا عقیدہ بتایا گیا ہے، جو آیات یہ لوگ بطور دلائل پیش کرتے ہیں کہ اللہ ہر جگہ موجود ہے ان کا جواب بھی مولانا عبدالحی لکھنوی حنفی رحمہ اللہ نے ائمہ اہل سنت وجماعت اور سلف صالحین کے اقوال کی روشنی میں دیئے ہیں، اب فیصلہ ان پر چھوڑا جاتا ہے. اللہ تعالیٰ اس تحقیقی مواد سے لوگوں کو گمراہی سے بچانے کا سبب بنائے. آمین

سید اعجاز علی شاہ

الطالب فی جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ الریاض، سعودی عرب

۹ جمادی الاول ۱۴۲۷ھ بمطابق ۵ جون ۲۰۰۶ء

syedejaz2005@hotmail.com
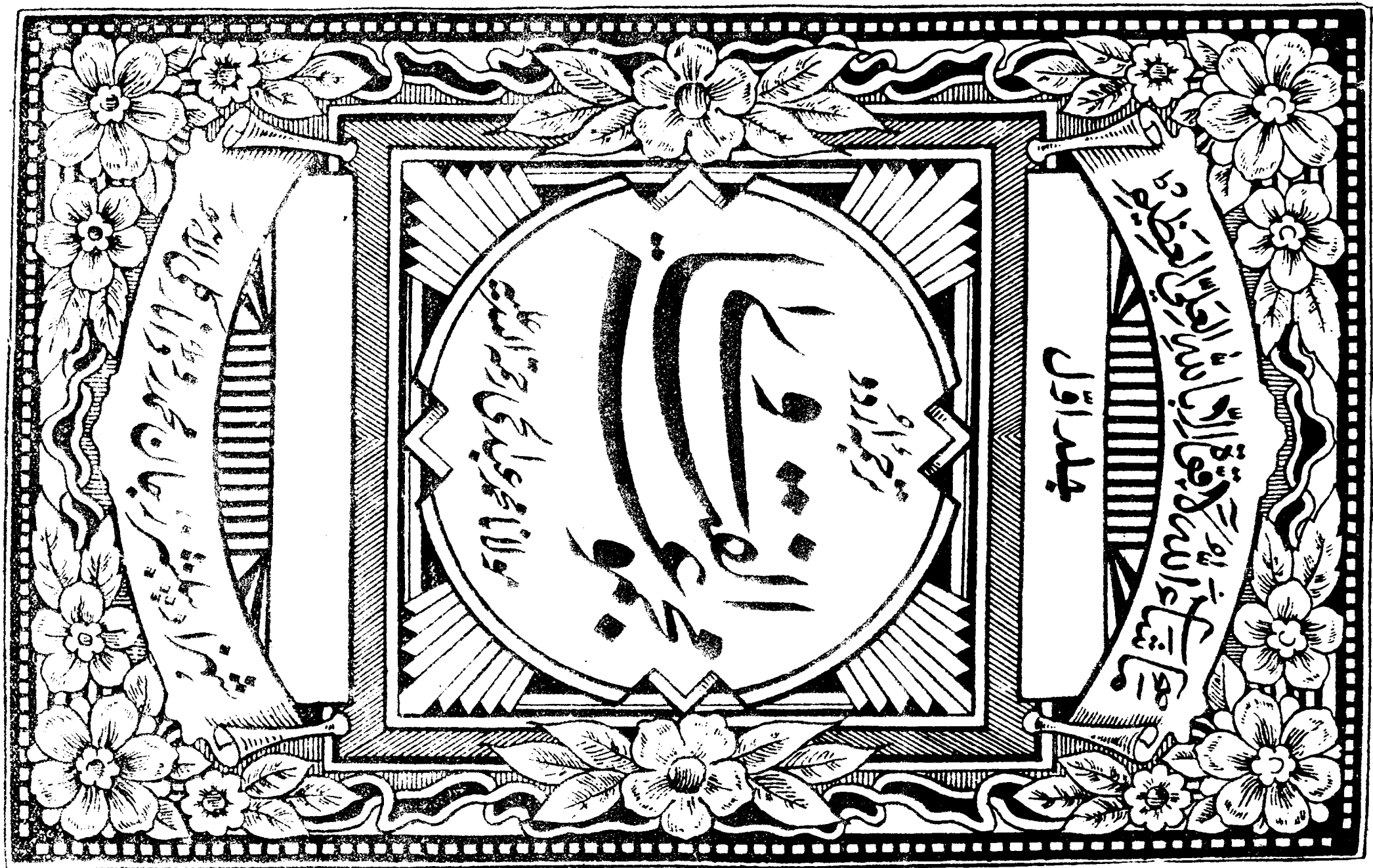
ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
جلد اوّل
ترجمہ اردو
مجموعۃ الفتاویٰ
مولانا محمد عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ
شہزاد پبلشرز جان محمد روڈ انار کلی لاہور

حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابوالحسنات محمد عبدالحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی (ابوالحسنات محمد عبدالحی)

سوال در باب آیات صفات مثل استوٰی علی العرش وید اللہ وغیرہ مسلک تاویل حق ہے یا اور کوئی مسلک **جواب** اس باب میں علما کے چند مسلک ہیں ایک مسلک تاویل کہ استواء بمعنے استیلاء وید بمعنے قدرت ووجہ بمعنے ذات ہو وعلیٰ ہذا القیاس اور یہی مختار اکثر متاخرین متکلمین کا ہے دوسرا مذہب تشابہ فی المعنی وفی الکیفیۃ تیسرا مسلک معلوم المعنی متشابہ الکیفیہ اور حق ان میں مسلک ثالث ہو اور یہی مذہب صحابہ وتابعین وائمہ مجتہدین ومحدثین وفقہا واصولیین محققین سے ہے شیخ الاسلام ذہبی سیر النبلاء میں ترجمہ قتیبہ بن سعید کے اندر لکھتے ہیں روی غیر واحد عن ابی العباس السراج فقال سمعت قتیبۃ یقول ھذا قول ائمۃ الاسلام واھل السنۃ والجماعۃ ان ربنا عزوجل علی العرش انتھی (ترجمہ) بہت سے لوگوں نے ابوالعباس سراج سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ قتیبہ نے کہا ہے کہ ائمہ اسلام اور اہل سنت وجماعت کا یہ قول ہے کہ ہمارا خدا عرش پر ہے۔ اور ترجمۂ علی بن مدینی میں لکھتے ہیں قال اکثر العلماء ان اللہ علی العرش انتھی یعنی اکثر علما نے کہا ہو کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہو۔ اور ترجمۂ اسحٰق بن راہویہ میں لکھتے ہیں قال حرب الکرمانی قلت لاسحاق ما تقول فی قولہ تعالیٰ ما یکون من نجوی ثلثۃ الا ھو رابعھم کیف تقول قال حیث ما کنت فھو اقرب الیک وھو بائن من خلقہ انتھے حرب کرمانی کہتے ہیں میں نے اسحاق سے پوچھا کہ تم اس آیت ما یکون من نجوی ثلثۃ الا ھو رابعھم (نہیں ہوتا ہو مشورہ تین آدمیوں کا مگر اللہ تعالیٰ اُن میں چوتھا ہوتا ہو) میں کیا کہتے ہو اُنھوں نے جواب دیا جس جگہ کہ تم ہو وہ تمھارے پاس ہو اور وہ تمام خلق سے جدا ہو انتہی اور ترجمۂ مزنی میں لکھتے ہیں قال محمد بن اسمٰعیل سمعت المزنی یقول لا یصح لاحد التوحید حتی یعلم ان اللہ علی عرشہ۔ انتھے محمد بن اسمٰعیل نے کہا ہو کہ میں نے مزنی کو کہتے ہوے سُنا کہ کسی کے لیے جہت ثابت کرنا صحیح نہیں ہو یہانتک کہ جانے کہ اللہ اپنے عرش پر ہے۔ اور ترجمۂ ابوحاتم رازی میں لکھتے ہیں قال ابوحاتم مذھبنا واختیارنا اتباع رسول اللہ واصحابہ ونعتقد ان اللہ علی عرشہ لیس کمثلہ شئ وھو السمیع البصیر یعنے ابوحاتم نے کہا ہو کہ ہمارا مذہب اور پسندیدہ بات رسول کی اتباع ہو اور اس بات کا اعتقاد کہ اللہ اپنے عرش پر ہے اور اُسکے مثل کوئی شئے نہیں ہے اور وہی خدا سننے والا اور دیکھنے والا ہے

اور بھی ذہبی نے کتاب العرش میں اسی قسم کے اقوال جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ عرش پر ہے بلا کیف صدہا صحابہ اور تابعین اور فقہا اور محدثین سے نقل کیے ہیں اور احادیث نبویہ بھی جو فوقیت رب پر دال ہیں ذکر کیے ہیں اور ابو شکور سلمی حنفی تمہید میں لکھتے ہیں سئل رجل عن الامام مالک عن قولہ تعالیٰ الرحمٰن علی العرش استوی کیف استوی فقال لہ الاستواء غیر مجہول والکیف غیر معقول والایمان بہ واجب والسوال عنہ بدعۃ وما اراک الا ضالا فامر بہ فاخرج وھو جھم بن صفوان وقال ابو المطیع البلخی سئلت ابا حنیفۃ فیمن قال لا ادری این اللہ فقال ابو حنیفۃ انہ یکفر لانہ خالف النص واللہ یقول الرحمٰن علی العرش استوی اقرؤھا وآمنوا بہ فقال ابو مطیع کیف استوی فقال آمنوا بہ کما جاء یعنے ایک شخص نے امام مالک سے الرحمٰن علی العرش استوی کے متعلق دریافت کیا کہ استواء کیونکر ہے آپ نے فرمایا کہ استواء مجہول نہیں ہے اور کیفیت معلوم نہیں ہے اور اسپر ایمان لانا واجب ہے اور اُس کا سوال کرنا بدعت ہے اور میں تجھے گمراہ ہی سمجھتا ہوں پھر آپ نے اُسکے ڈانٹنے اور سزا دینے کا حکم دیا تو وہ جہم بن صفوان نکلا اور ابو مطیع بلخی نے کہا ہے کہ میں نے امام ابو حنیفہ رح سے اُس شخص کے بارے میں پوچھا جو کہے لا ادری این اللہ تو امام ابو حنیفہ رح نے کہا وہ کافر ہے کیونکہ اُس نے نص کی مخالفت کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الرحمٰن علی العرش استوی اسکو پڑھو اور اُسپر ایمان لاؤ پس ابو مطیع نے پوچھا اللہ کا استواء کیونکر ہے آپ نے فرمایا جیسا وارد ہوا ہے اسپر ایمان لاؤ، ترجمہ عربی ختم ہوا اور سراج الدین علی حنفی قصیدہ بدء الامالی میں کہتے ہیں ؎

بلا وصف التمکن واتصال	ورب العرش فوق العرش لکن

اور عرش کا مالک عرش پر ہے لیکن بغیر وصف مکان واتصال کے ملا علی قاری حنفی اسکی شرح میں لکھتے ہیں۔ سئل الشافعی عن الاستواء فقال آمنت بہ بلا تشبیہ واتھمت نفسی فی الادراک وامسکت عن الخوض واجمع السلف علی ان استواء علی العرش صفۃ لہ بلا کیف نؤمن بہ ونکل العلم الی اللہ ومذھب الخلف تاویل الاستواء بالاستیلاء ومختار السلف عدم التاویل بل اعتقاد التنزیل مع وصف التنزیہ لہما یوجب التشبیہ کما قال مالک رح الاستواء معلوم والکیفیۃ مجہولۃ واختارہ امامنا الاعظم وکذا کل ما ورد من الآیات والاحادیث المتشابہات من ذکر الید والوجہ ونحوہ ومنہ لفظ فوق فلا یؤلونہ

بالعظمۃ والرفعۃ کما قالہ الخلف انتھےٰ امام شافعیؒ سے استوا کے متعلق دریافت کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ میں اسپر بغیر تشبیہ کے ایمان لایا ہوں اور میں نے اس بارہ میں اپنے نفس کو ادراک میں تہمت لگائی اور غور کرنے سے روکا ہے اور متقدمین نے اس بات پر اجماع کرلیا ہے کہ اللہ کا استوار اُس کی صفت بغیر کیف کے ہے ہم اِس پر ایمان لاتے ہیں اور اُس کا صحیح علم خدا تعالےٰ کے حوالے کرتے ہیں اور متاخرین استوار کی تاویل استیلاء سے کرتے ہیں اور گذشتہ بزرگوں نے عدم تاویل کو اختیار کیا ہے اور یہ کہا کہ ہم قرآن مجید کی ساری آیات کا عقیدہ رکھتے ہیں مگر ساتھ مین خدا تعالےٰ کو اُن صفات سے پاک جانتے ہیں جو تشبیہ کا اعتقاد لازم کرتی ہیں جیسا کہ امام مالکؒ نے فرمایا ہے کہ استوار معلوم ہے اور کیفیت مجہول ہے اور اسیکو ہمارے امام اعظمؒ نے اختیار کیا ہے اور ایسے ہی تمام احادیث اور آیات متشابہات ہیں جن میں باری تعالیٰ کے لیے ید اور وجہ وغیرہ ثابت کیا گیا ہے اور انھیں میں سے لفظ فوق ہے پس متقدمین اسکی تاویل عظمت و رفعت سے نکریں گے جیسا کہ متاخرین کرتے ہیں اور ابن ہمام حنفی مؤلف فتح القدیر مسائرۃ فی العقائد المنجیۃ فی الآخرۃ میں لکھتے ہیں تؤمن انہ تعالےٰ مستوعلی العرش مع الحکم بان استواءہ لیس کاستواء الاجساد من التمکن والمماسۃ والمحاذاۃ بل بمعنی یلیق بہ و ھو اعلم بہ وحاصلہ وجوب الایمان بانہ استوی علی العرش مع نفی التشبیہ فاما کون المراد بہ استیلاء العرش فامر جائز الارادۃ لکن لا دلیل علیہ عینا فالواجب علینا ما ذکرناہ وکذا کل ما ورد بہ مما ظاھرہ الجسمیۃ کالاصبع والقدم والید فیجب الایمان بہ فان الید والاصبع صفۃ لہ لا بمعنی الجارحۃ بل بمعنی یلیق بہ وقد اول الید والاصبع بالقدرۃ والقہر لصرف العامۃ من فہم الجسمیۃ وھو ممکن ان یراد ولا یجزم بارادتہ (ترجمہ) ہم باریتعالیٰ کے استواء علی العرش پر ایمان لاتے ہیں اور اس بات کا حکم کرتے ہیں کہ اللہ کا استوار اجسام کے استوار کی طرح نہیں ہے کہ اُس میں کسی مکان کے اندر ہونے اور ایک کو دوسرے کے مس کرنے اور مقابل ہونے کی حاجت ہو ایک ایسے معنے کے اعتبار سے ہے جو اُس کی شان کے لائق ہوں جسکو اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا حاصل اسکا یہ ہے کہ استواء علی العرش پر ایمان لانا نفی تشبیہ کے ساتھ واجب ہے لیکن اس سے عرش پر غلبہ کا مراد لینا جائز ہے گو خاص اُسپر کوئی دلیل نہیں ہے پس ہمپر وہی واجب ہے جو ہم نے لکھا ہے اور اسیطرح

اُن تمام آیات واردہ پر جنکے ظاہر معنی جسمیت (مثلاً انگلیاں ہاتھ پاؤں) پر دلالت کرتے ہیں ہمیں
ایمان لانا واجب ہے کیونکہ ید اور اصبع باری تعالیٰ کے صفات میں سے ہیں عضو کے معنے
میں نہیں ہیں بلکہ کسی ایسے معنے میں ہیں جو شان باری تعالیٰ کے لائق ہیں اور ید و اصبع کی تاویل قدرت
وغیرہ سے عام لوگوں کے خیالات کو جسمیت کی جانب سے پھیرنے کے لیے کی گئی ہے اور ممکن ہے کہ
یہی معنیٰ مراد ہوں لیکن اُن کے مراد ہونے کا یقین نہیں ہے اور (عبد العزیز بخاری حنفی کشف الاسرار
شرح اصول بزدوی میں لکھتے ہیں) اثبات الرویۃ واثبات الوجہ والید للہ حق عندنا
خلافاً لقول من قال یوصف اللہ بالوجہ والید بل المراد بالوجہ الرضا والذات و
من الید القدرۃ او القوۃ او النعمۃ فقال المصنف بل اللہ یوصف بصفۃ الوجہ والید مع تنزیھہ
عن الصورۃ والجارحۃ لان الوجہ والید من صفات الکمال فی المشاھدۃ لان من لا وجہ لہ ولا ید لہ یعد
ناقصا وھو موصوف بصفات الکمال فیوصف بھما ایضا الا ان اثبات الکیفیۃ مستحیل فتبینا بہ وصفہ فیجب تسلیمہ
علی اعتقاد حقیقۃ من غیر اشتغال بالتاویل انتھی رویت باری تعالیٰ اور ہاتھ اور منہ کا اُسکے لیے
ثابت ہونا ہمارے نزدیک حق ہے نہ اُسکے نزدیک جو کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چہرہ اور ہاتھ سے متصف
نہیں ہے بلکہ وجہ سے رضا و ذات اور ید سے قدرت یا قوت یا نعمت مراد ہے پس مصنف نے کہا بلکہ
اللہ صفت ید و وجہ کے ساتھ متصف ہے باوجودیکہ وہ صورت اور اعضا سے منزہ ہے کیونکہ وجہ
اور ید دکھائی دینے والی چیزوں میں صفات کمال سے ہیں کیونکہ جسکے ہاتھ اور چہرہ نہو وہ ناقص
گنا جاتا ہے اور خدا صفات کمال سے متصف ہے تو ہاتھ اور چہرہ سے بھی متصف ہوگا مگر کیفیت
ثابت کرنا محال ہے پس اس کا وصف مشتبہ ہو جائیگا تو اُسکی حقیقت کا اعتقاد کر کے مان لینا اور تاویل
میں نہ مشغول ہونا واجب ہے۔ اور (ابو شکور تمہید میں لکھتے ہیں) قال بعضھم ان اللہ موجود فی کل
مکان وھم صنف من الجھمیۃ واحتجوا بقولہ تعالیٰ ھو الذی فی السماء الٰہ وفی الارض الٰہ
وقولہ وھو اللہ فی السموات وفی الارض وقولہ ان اللہ مع الذین اتقوا وقولہ ما یکون من نجوی
ثلثۃ الا ھو رابعھم والجواب ان معنی الآیۃ الاولی انہ الٰہ اھل السماء واھل الارض والآیۃ
الثانیۃ تدبیرہ فی السموات والارض ومعنی الآیۃ الثالثۃ انہ معھم بالنصرۃ ومعنی الرابعۃ
انہ سمیع بمقالتھم بصیر بافعالھم ونحن نقول ان اللہ لو کان فی کل مکان یودی

ان یکون فی افواہ الدواب وافروج النساء والاماء وھذا کفر قبیح انتھیٰ یعنے بعضوں نے کہا ہے کہ اللہ ہر جگہ موجود ہے ایسے جہمیہ کا ایک گروہ ہے اور ان آیات قرآنی کو دلیل لائے ہیں کہ اللہ وہ ہے جو آسمان میں معبود ہے اور زمین میں اور خدا معبود ہے آسمانوں اور زمین میں اور اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور تین آدمیوں میں کوئی مشورہ نہیں ہوتا مگر اللہ چوتھا ان کا ہوتا ہے اور جواب یہ ہے کہ پہلی آیت کے معنے یہ ہیں کہ خدا زمین والوں اور آسمان والوں کا معبود ہے اور دوسری کے معنے یہ ہیں کہ خدا کی تدبیر زمین اور آسمان میں ہے اور تیسری کے معنے یہ ہیں کہ خدا مدد کرنے کو ان کے ساتھ ہے اور چوتھی کے معنے یہ ہیں کہ خدا ان کی گفتگو کو سننے والا اور ان کے افعال کو دیکھنے والا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ اللہ ہر جگہ ہوتا تو اس سے لازم آتا کہ وہ چوپایوں کے موہنوں میں اور لونڈیوں اور عورتوں کی فرجوں میں بھی ہوتا العیاذ باللہ اور یہ کفر قبیح ہے۔ ترجمہ عربی ختم ہوا ان عبارات سے معلوم ہوا کہ صحابہ وغیر صحابہ ائمہ وغیرہ حنفیہ وغیر حنفیہ سب کا مذہب یہ ہے کہ اللہ کی فوقیت عرش پر اور ید و وجہ وغیرہ صفات بلا کیف ہیں اور ان سب کی تاویل کرنا صحیح نہیں ہے منشا تاویل کا صرف اسی قدر ہے کہ جب مجسمہ نے اس قسم کے آیات و احادیث سے جسمیت کا خیال کیا تو علمانے انکے الزام دینے اور خاموش کرنیکے واسطے تاویل کی تشریح کی نہ اس غرض سے کہ یہ معنیٰ ماؤل مراد ہیں بلکہ اس غرض سے کہ شبہہ تجسیم دفع ہو جائے الحاصل آیات فوقیت و استوا و ید و وجہ وغیرہ سب معانی ظاہرہ پر محمول ہیں اور کیفیات ان سب کی مجہول ہیں اور اس میں تجسیم بھی لازم نہیں آتا کیونکہ جب کیفیت مجہول کہی گئی اور خیال لیس کمثلہ شئ کا بھی رہا اور تنزیہ تام کی گئی تو تجسیم کسطرح لازم نہ آئے گا۔ واللہ اعلم **سوال** ذات باری کو فقط عرش ہی پر سمجھے یعنے موجود یا مستقر سمجھے یا جو کچھ جانبین اور ما سوا فوق العرش کسی چیز کو مخلوقات الٰہی سے بذات باری تعالیٰ محیط نہ جانے بلکہ یہ کہے کہ فقط علم الٰہی ساری اشیا کو محیط ہے اور اسکی ذات فقط عرش ہی پر ہے اور دوسری جگہ نہیں یہ عقیدہ اہل سنت کا ہے یا نہیں اور جو معتقد اس عقیدے کا ہو اسکے پیچھے نماز ادا کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اور یہ لوگ اس عقیدہ کو حنابلہ کی جانب منسوب کرتے ہیں تحریر فرمائیے کہ درحقیقت حنابلہ کے ایسے عقائد ہیں یا نہیں **جواب** بغیر بیان کیفیت استوا کے اللہ کی ذات کو عرش پر سمجھنا اور اسکے علم کو محیط تمام عالم سمجھنا اور آیات معیت و قرب وغیرہ کو قرب و معیت علمی پر حمل کرنا اہل سنت

کا مذہب ہے اور جو شخص ایسا اعتقاد رکھتا ہو اُسکے پیچھے نماز بلا کراہت جائز ہے۔ حکمت نبویہ میں لکھا ہو کہ نعتقد انہ علی العرش مستو علیہ استواء منزھا عن التمکن والاستقرار وانہ فوق العرش و مع ذلك ھو قریب من کل موجود وھو اقرب من حبل الورید ولا یماثل قربہ قرب الاجسام انتھے ترجمہ ہم اس بات کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ خدا عرش پر مستوی ہو اس طرح کہ کسی جگہ کو مکان یا ٹھہرنے کی جگہ بنانے سے منزہ ہو اور وہ عرش کے اوپر ہو اور باوجود اسکے ہر موجود سے قریب ہے اور وہ قریب تر ہو رگ گردن سے بھی اور اُسکا قرب اجسام کے قرب کے مشابہ نہیں ہو ترجمہ ختم ہوا اور سیرۃ النبلاء میں ہو قال اسحق بن راھویہ اجمع اھل العلم علی انہ تعالی علی العرش استوی و ھو یعلم کل شئ فی اسفل الارض السابعۃ انتھے ترجمہ اسحق ابن راہویہ نے کہا ہو کہ اہل علم کا اسپر اجماع ہو کہ اللہ عرش پر ہو اور ساتویں زمین کی اشیاء کا بھی اُسکو علم ہے اور جامع ترمذی میں بعد ذکر حدیث لو انکم دلیتم بحبل الی الارض السفلی لھبط علی اللہ ثم قرء رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شئ علیم مرقوم ہو قراءۃ الایۃ تدل علی انہ اراد لھبط علی اللہ علی علم اللہ وقدرتہ وسلطانہ وعلم اللہ فی کل مکان وھو علی العرش کما وصف نفسہ فی کتابہ انتھے یعنے اگر تم کوئی رسی سب سے نیچے کی زمین تک ڈالو تو ضرور گریگی خدائے تعالی پر پھر آپ نے آیت ھو الاول الخ پڑھی آیت کا پڑھنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ لھبط علی اللہ سے مراد علے علم اللہ وقدرتہ وسلطانہ ہو کہ اُسکے علم اور قدرت اور سلطان پر گریگی اور خدا کا علم ہر جگہ ہے اور وہ عرش پر ہے جیسا کہ اُس نے اپنا وصف خود اپنی کتاب میں بیان کیا ہو اور یہ جو مشہور ہو کہ یہ مذہب صرف حنابلہ کا ہے غلط ہو بلکہ یہ مذہب جمہور محققین حنفیہ وشافعیہ وحنابلہ ومالکیہ ومحدثین وغیرہم کا ہو البتہ بعض حنابلہ استواء مع بیان الکیفیۃ کے قائل ہوگئے ہیں اور استقرار پروردگار کو مثل استقرار مخلوقات کے سمجھتے ہیں یہ مذہب مردود ہو اور تفصیل کے لیے چوڑے مضمون کی حاجت ہو اور جو کچھ ہم نے لکھدیا وہ کافی ہو واللہ اعلم حررہ الراجی عفو ربہ القوی محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی سوال زید کہتا ہو رب العالمین کی ذات کو میں کسی جگہ معین نہیں کرسکتا کہ عرش پر ہے یا زمین پر یا آسمان میں اور اُسکے خلاف عقیدہ کرنا خلاف عقیدۂ اہل سنت ہو اُسکی ذات ساری مخلوقات کو از عرش تا فرش محیط ہو اور یہی عقیدۂ اہل سنت ہو اور ہم

خدائے تعالے کی ذات کو کسی جگہ معین جاننا ... مولوی ...

نہیں کہہ سکتے کہ رب العالمین یہاں یا وہاں کہاں ہے کوئی جگہ ہم اسکی معین نہیں کر سکتے اور ہر مخلوق اور ہر شئے کو اسکی ذات اور علم کے ساتھ نسبت واحد ہے البتہ اتنا فرق ہے کوئی ایک صفت سے سرفراز اور کوئی دوسری صفت سے ممتاز ہے اور یہ نہیں کہہ سکتا ہوں کہ احاطہ اور قرب اور معیت آلہی کیسی ہے اور اسکے معنے اور مراد کیا ہیں اور رب العالمین کی کوئی جہت معین نہیں کر سکتا۔ خدا کے ارادہ پر ایمان لانا عقیدۂ اہل سنت ہے کہ جو کچھ اُس کی مراد ہے وہ حق ہے اور عمرو کہتا ہے کہ اللہ کی ذات بلا کیفیت خاص کر عرش ہی پر ہے نہ مثل جسم کے اوپر جسم کے کیونکہ وہ جسم نہیں ہے اور باوجود عرش پر ہونے کے اپنی ذات اور علم و قدرت سے سب کو محیط ہے اور سب سے قریب اور سب کے ساتھ ہے جیسا کہ اسکو قریب اور ساتھ ہونا لایق ہے بلا تشبیہ جیسا کہ آفتاب زمین میں نہیں بلکہ چوتھے آسمان پر ہے اور سب کے ساتھ ہے البتہ بعلمہ و قدرتہ سب کو ایک طرح دیکھنا اور جاننا اور سنتا ہے اور جتنی صفتیں اللہ کی کتاب و سنت میں ہیں جیسے فوق العرش ہونا دیکھنا سنتا جاننا اُترنا خوش ہونا غصہ ہونا ہاتھ منھ نفس وغیرہ سب کے معنے معلوم اور کیفیت متشابہ ہے یعنی مخلوقات کی فوقیت دیکھنے سننے جاننے اُترنے خوش ہونے غصہ ہونے اور اُن کے ہاتھ منھ نفس وغیرہ کے مانند نہیں ہے بلکہ کیفیت اسکی اللہ ہی جانتا ہے جیسے بیشک اللہ کی ایک ذات ہے مگر نہ مثل ذات مخلوقات کے اسی کے مناسب اسکی سب صفتیں ہیں نہ مثل صفات مخلوقات کے اور جتنے صفات سے کتاب و سنت میں اللہ تعالیٰ کی تنزیہ ہے اُس سے منزہ ہے غرض اثباتاً و نفیاً پیروی کتاب و سنت کی ضروری ہے اور زیادتی و کمی موجب ضلالت ان دونوں عقیدوں میں موافق اہل سنت کے کسکا عقیدہ ہے۔ جواب اہل سنت کی رائے اس باب میں مختلف ہے اگرچہ بعض مثل قول زید کے بھی لکھ گئے ہیں مگر صحیح مذہب جمہور محققین و ائمہ تبوعین و محدثین وغیرہم مثل قول عمرو کے ہے ابو شکور حنفی تمہید میں لکھتے ہیں سئل مالکؒ عن قول تعالیٰ الرحمن علی العرش استوی کیف استوی فقال الاستواء غیر مجهول والکیف غیر معقول والایمان به واجب والسوال عنه بدعة وما اراك الا ضالا فامر به فاخرجوه فاذا هو جهم بن صفوان وقال ابو مطیع البلخی سئلت ابا حنیفة فی من قال لا ادری این الله فقال ابو حنیفة انه یکفر لانه خالف النص والله یقول الرحمن علی العرش استوی اقرؤها وامنوا به فقال ابو مطیع کیف استوی قال امنوا به کما جاء

الجواب انتھے ایک شخص نے امام مالکؒ سے الرحمن علی العرش استوی کے متعلق دریافت کیا کہ استوا کیونکر ہے آپ نے فرمایا کہ استوا مجہول نہیں ہے اور کیفیت معلوم نہیں ہے اور اسپر ایمان لانا واجب ہے اور اسکا سوال کرنا بدعت ہے اور میں تجھکو محض گمراہ خیال کرتا ہوں پس حکم فرمایا آپنے اور لوگوں نے اُسکو نکال دیا پس ناگاہ وہ جہم بن صفوان تھے اور ابو مطیع بلخی کہتے ہیں کہ میں نے امام ابو حنیفہؒ سے اُس شخص کے متعلق دریافت کیا جو کہے کہ میں نہیں جانتا ہوں خدا کہاں ہے اُنھوں نے فرمایا کہ وہ کافر ہے کیونکہ اس نے نص صریح کی مخالفت کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الرحمن علی العرش استوی اُسکو پڑھو اور اُس پر ایمان لاؤ پھر ابو مطیع نے پوچھا استوا کیونکر ہے آپ نے فرمایا کہ جیسا نازل ہوا ہے اسپر ایمان لاؤ۔ اور حکمت نبویہ میں ہے له ید و وجه ونفس کما ذکر اللہ فی القرآن ولا یقال ان قدرته ید ہ لان فیہ ابطال الصفة وهو قول اهل القدر والاعتزال ولكن يده صفة له بلا كيف انتھے یعنی خدا کے لیے ید اور وجہ اور نفس ہیں جیسا کہ اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے اور یہ نہ کہا جائے کہ اللہ کی قدرت اسکا ید ہے کیونکہ اس میں صفت کو باطل کرنا ہے جو اہل قدر اور اعتزال کا قول ہے لیکن اسکا ید بلا کیفیت اُسکی صفت ہے بلا کیف کے اور سیر النبلاء میں ہے قال حرب الکرمانی قلت لاسحق بن راھویہ ما تقول فی قول تعالیٰ ما یکون من نجوی ثلثة الا هو رابعهم كيف تقول فيه قال حيث ما كنت فهو اقرب اليك من حبل الورید وهو بائن من خلقه وابين شئ فی ذلك قوله الرحمن على العرش استوی انتھے یعنی حرب کرمانی نے کہا ہے کہ میں نے اسحق ابن راہویہ سے پوچھا کہ تم خدا کے قول ما یکون من نجوی ثلثة الا هو رابعهم کے متعلق کیا کہتے ہو اُنھوں نے کہا جیسا کہ تم جہاں کہیں ہو وہ تمھارے رگ گلو سے زیادہ تم سے قریب ہے اور وہ اپنی مخلوقات سے دور ہے اور اس بارہ میں سب سے زیادہ الرحمن الخ واضح ہے اور بھی اسی میں ہے قال السراج سمعت اسحق بن راھویہ یقول دخلت علی طاهر بن عبد الله وعنده منصور بن طلحة فقال لى تقول ان الله ينزل كل ليلة ثلث یؤمن به اذا انت لا تؤمن ان لك ربانی فی السماء لا تحتاج ان تسألنی عن هذا قلت هذه الصفات من الاستواء والنزول والاتیان قد صحت به النصوص ونقلها الخلف عن السلف ولم يتعرضوا لها برد ولا تاویل بل انكروا على من اول مع الاتفاق علی انها

لا تشبہ القوۃ المخلوقین وان اللہ لیس کمثلہ شئ انتہے ترجمہ سراج نے کہا کہ مین نے اسحٰق بن راہوۃ کو یہ کہتے ہوے سنا کہ مین طاہر بن عبد اللہ کے یہان گیا اور اُن کے پاس منصور بن طلحہ تھے پس اُنھون نے مجھ سے کہا کہ کیا تم اس بات کے قائل ہو کہ اللہ ہر شب کو نازل ہوتا ہی مین نے کہا کہ مین اسپر ایمان لایا ہون اور تم جبکہ اس بات کے قائل نہین ہو کہ آسمان مین تمھارا خدا ہے تو تم کو اس بارے مین مجھسے سوال کرنے کی کوئی حاجت نہین ہی مین کہتا ہون کہ یہ صفات (استواء اور نزول اور آنا) صحیح نصوص سے ثابت ہین اور متقدمین سے متاخرین نے اُن کو بغیر رد اور تاویل نقل کیا ہے بلکہ تاویل کرنے والے کی اور تردید کی ہی اور اس پر اتفاق کیا ہی کہ خدا کے یہ صفات مخلوقات کی قوت کے مشابہ نہین ہین اس لئے کہ خدا کے مثل کوئی شے نہین ہی واللہ اعلم حررہ الراجی عفو ربہ القوی الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ ذنبہ الجلی والخفی **سوال** اس ملک کے عام لوگون کی عادت ہی کہ مصیبت کے وقت دور سے انبیا اور اولیا کو مدد کے لئے پکارتے ہین اور اس بات کا عقیدہ رکھتے ہین کہ یہ ہر حال مین حاضر و ناظر ہین اور جب ہم اُنکو پکارتے ہین یہ سنتے ہین اور ہماری مقصد برآری کے لئے دعا کرتے ہین یہ جائز ہی یا نہین **جواب** یہ صورت حرام بلکہ صریح شرک ہی کیونکہ اس مین غیر خدا کا غیب دان ہونا پایا جاتا ہی اور ایسا اعتقاد صریح شرک ہی کیونکہ شرع مین شرک اسکا نام ہی کہ غیر خدا کو خدا کی ذات یا صفات مختصہ مین شریک سمجھے اور علم غیب صفت مختصہ ہی اللہ تعالیٰ کی جیسا کہ کتب عقائد مین اسکی تصریح موجود ہی ہم ساری عبارتین نقل کر کے کلام کو طویل نہین کرتے بلکہ اختصار کے لئے فقط ایک عبارت شرح فقہ اکبر ملا علی قاری کی لکھے دیتے ہین بالجملۃ العلم بالغیب امر تفرد بہ سبحانہ وتعالیٰ ولا سبیل الیہ للعباد الا باعلام منہ والہام بطریق المعجزۃ والکرامۃ وارشاد الی الاستدلال بالامارات فیما یمکن فیہ ذلک ولہذا ذکر فی الفتاوی ان قول القائل عند رویۃ ہالۃ القمر یکون مطرا مدعیا علم الغیب لا بعلامۃ کفر وذکر الحنفیۃ تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموٰت والارض الغیب الا اللہ کذا فی المسائرۃ ترجمہ یعنے الغرض علم غیب ایک ایسا امر ہے جو اکیلے خدا کے لیے ہی اور بندونکو اُس کا علم تین طریقون کے سوا کسی چوتھے طریقہ سے نہین ہو سکتا یا تو خدا تعالیٰ

خود مطلع فرما دے اور یا معجزہ اور کرامت کے طور پر الہام کر دے یا علامتوں کے ذریعہ استدلال کا رستہ دکھا دے مگر یہ وہیں کہ جہاں ایسا ممکن ہو اور اسی وجہ سے فتاویٰ میں ہو کہ ماہتاب کے ہالے یعنے دائرہ کو دیکھکر کسی کا دعویٰ علم غیب کرتے ہوئے کہنا کہ آج پانی برسے گا کفر ہے اور حنفیہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے عالم غیب ہونے کے اعتقاد سے کافر ہو جانے کی تصریح کی ہو کیونکہ اللہ کا قول۔ کہدو کہ آسمانوں اور زمین میں جو چیزیں ہیں اُن کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اسکے معارض ہو ایسا ہی مسایرہ میں ہو۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم کتبہ محمد بشیر عفا اللہ عنہ صح الجواب عبدالصمد پشاوری۔ صح الجواب ذوالفقار۔ صح الجواب سید محمد سبزواری۔

هوالمصوب واقعی انبیا اور اولیا کو ہر وقت حاضر ناظر جاننا اور اعتقاد رکھنا کہ ہر حال میں وہ ہماری ندا سنتے ہیں اگرچہ ندا دور سے بھی ہو شرک ہو کیونکہ یہ صفت اللہ کے لیے خاص ہو کوئی اُسکا شریک نہیں ہو۔ فتاویٰ بزازیہ میں ہو تزوج بلا شهود وقال خدای ورسول خدای وفرشتگان را گواه کردم یکفر لانہ اعتقد ان الرسول والملک یعلمان الغیب یعنے کسی نے بغیر گواہوں کے نکاح کیا اور کہا کہ میں نے خدا کو اور اُسکے رسول کو اور اُسکے فرشتوں کو گواہ کیا تو وہ کافر ہو گیا کیونکہ اس نے اس بات کا اعتقاد کیا کہ رسول اور فرشتے غیب جانتے ہیں۔ اور بھی بزازیہ میں ہے وعن هذا قال علماءنا من قال ان ارواح المشائخ حاضرة تعلم یکفر انتھے یعنی اسی سے ہمارے علما نے کہا ہے کہ جو کہے مشایخ کی روحیں حاضر ہیں جانتی ہیں وہ کافر ہو واللہ اعلم حررہ الراجی ابوالحسنات محمد عبدالحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی سوال اس شخص کے متعلق کیا حکم ہو جو خیال کرتا ہو کہ اولیا جانتے ہیں اور دور نزدیک سے پکارنے والے کی آواز کو سنتے ہیں اور اُن سے ایسے الفاظ سے مدد مانگتا ہے جن سے حاضر دوسرے حاضر کو خطاب کیا کرتا ہے اور اُنکے لئے نذریں مانتا ہو اور کہتا ہو کہ میں نے اُن کے لئے یہ نذر مانی بینوا توجروا جواب ایسے شخص کا عقیدہ فاسد ہو بلکہ اُس کے کفر کا خوف ہو کیونکہ اولیا کا ندائے بعید کو سننا ثابت نہیں ہو اور تمام زمانوں میں تمام جزئیات کا علم کلی اللہ ہی کے ساتھ خاص ہو فتاویٰ بزازیہ میں ہے من قال ان ارواح المشائخ حاضرة تعلم یکفر انتھے یعنے جو کہے مشائخ کی روحیں حاضر ہیں جانتی ہیں وہ کافر ہے اور اسی کتاب میں ہے من تزوج بشهادة اللہ ورسولہ یکفر لانہ ظن ان الرسول یعلم الغیب انتھے یعنی جس نے

نکاح کیا خدا اور رسول کو گواہ کرکے کافر ہو گیا کیونکہ اُس نے رسول کے عالم الغیب ہونے کا گمان
کیا۔ اور غیر خدا کے لیے نذر حرام ہے اور جو نذر مانی گئی ہے وہ بھی حرام ہے جیسا کہ اسکی تحقیق در مختار اور بحر الرائق
میں ہے واللہ اعلم حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی
سوال اللہ عرش پر ہے اُسکا اعتقاد رکھنا اُسکی تنزیہ کے ساتھ یعنی اُسکا عرش کے اوپر رہنا ایک
جسم ایک جسم کے اوپر رہنے کے مانند نہیں اور عرش اُسکا مکان و حامل نہیں اور وہ اللہ اُس پر
متمکن اور متصل نہیں بلکہ جو کچھ کیفیت ہمارے ذہن و تصور میں آئے اُس سے بھی منزہ ہے پس
اس طرح اعتقاد رکھنا صحیح و حق ہے یا نہیں اور یہ بات عقائد کی کتابوں میں اہل سنت و جماعت کے
ہے یا نہیں اور یہی اعتقاد سلف کا یعنے صحابہ و تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین وغیرہم کا ہے
یا نہیں اور دلائل اس اعتقاد کے محکمات سے ہیں یا متشابہات سے اور اس اعتقاد سے جہت
جس سے متکلمین نے تنزیہ ذات خدا کی ہے ثابت ہوتی ہے یا نہیں اور قرب اور معیت اُسکی
ہمارے ساتھ ذاتی ہے یا علمی بینوا توجروا **جواب** بسم اللہ الرحمن الرحیم ہم حق و صواب
دکھانے والے خدا کی مدد سے بہتر جواب لکھتے ہیں کہ اعتقاد رکھنا اس طرح پر کہ خدائے تعالے
اپنی ذات سے عرش کے اوپر ہے تنزیہ مذکور کے ساتھ صحیح و حق ہے کیونکہ یہ بات قرآن و حدیث
و اجماع سلف سے ثابت ہے اور عقائد کی کتابوں میں اہل سنت و جماعت کی موجود ہے اور سلف
صالحین یعنے صحابہ و تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہ کا بھی یہی
اعتقاد تھا۔ اب ہم چند دلیلیں بطور نمونہ ذکر کرتے ہیں روی ابو داود فی سنتہ عن جبیر بن
مطعم قال اتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اعرابی فقال یا رسول اللہ
جہدت الانفس وضاعت العیال ونہکت الاموال وہلکت الانعام فاستسق اللہ لنا
فانا نستشفع بک علی اللہ ونستشفع باللہ علیک قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی
آلہ وسلم ویحک اتدری ما تقول وسبح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فما زال یسبح
حتی عرف ذلک فی وجوہ اصحابہ ثم قال ویحک انہ لا یستشفع باللہ علی احد من خلقہ
شان اللہ اعظم من ذلک ویحک اتدری ما اللہ ان عرشہ علی سمواتہ ھکذا وقال
باصابعہ مثل القبۃ علیہ وانہ لیئط بہ اطیط الرحل بالراکب قال ابن بشار فی حدیثہ

ان اللہ فوق عرشہ وعرشہ فوق سمواتہ وساق الحدیث انتہی وحدیث ابن بشار حدیث حسن کما قال الامام الذہبی فی کتاب العرش والعلو رواہ ابوداؤد فی الرد علی الجہمیۃ باسناد حسن عندہ من حدیث محمد بن بشار نقلہ صاحب الاتحاف وقال وقد اخرجہ البخاری فی رسالۃ خلق افعال العباد ولفظہ ان اللہ علی عرشہ وعرشہ فوق سمواتہ وسمواتہ فوق ارضہ مثل القبۃ انتہی وعن عباس بن عبد المطلب قال کنت فی البطحاء فی عصابۃ فیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فمرت بہم سحابۃ فنظر الیہا فقال ما تسمون ہذہ قالو السحاب قال والمزن قالوا والمزن قال والعنان قالوا والعنان الحدیث وفی آخر الحدیث بعد ذکر العرش ثم اللہ تعالیٰ فوق ذلک رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب انتہی قال الذہبی فی کتاب العرش والعلو رواہ ابوداؤد باسناد حسن وفوق الحسن انتہی وروی الامام البغوی ہذا الحدیث فی تفسیر سورۃ الحاقۃ باسنادہ عن عباس بن عبد المطلب وزاد بعد قولہ واللہ تعالیٰ فوق ذلک ولیس یخفی علیہ من اعمال بنی آدم شیٔ انتہی ویؤیدہ ما جاء عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ انہ قال ما بین السماء القصوی والکرسی خمس مائۃ عام وما بین الکرسی والماء کذلک والعرش فوق الماء واللہ فوق العرش لا یخفی علیہ شیٔ من اعمالکم انتہی رواہ البیہقی باسناد صحیح وکذا رواہ ابن المنذر وعبد اللہ بن احمد بن حنبل وابو القاسم الطبرانی وغیرہما کما قال الذہبی فی کتاب العرش وہذہ الزیادۃ تؤکد کون وجودہ تعالیٰ فوق العرش کما لا یخفی وعن جابر بن سلیم رضی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم یقول ان رجلا ممن کان قبلکم لبس لہ بردین فتبختر فنظر اللہ الیہ من فوق عرشہ فمقتہ فامر الارض فاخذتہ فہو یتجلجل فیہا قال الامام الذہبی فی کتاب العرش رواہ سہل بن بکار شیخ البخاری عن عبد السلام بن عجلان عن عبیدۃ التمیمی قال قال ابو احری قال جابر بن سلیم فذکرہ انتہی ترجمہ ابوداؤد نے اپنی سنن میں جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہ حضرت سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا کی خدمت مین ایک اعرابی حاضر ہوا اور کہا یا رسول اللہ نفس مشقتوں میں پڑ گئے اور گھر کے لوگ ضائع ہو گئے اور اونٹ

وغیرہ ناتوان ہوگئے اور چوپائے ہلاک ہوگئے پس خدا سے پانی کے لئے دعا فرمائیے ہم شفاعت چاہتے
ہیں آپ سے اللہ پر اور اللہ سے آپ پر آپ نے فرمایا تجھپر افسوس ہو تو جانتا ہے کہ تو نے کیا کہا اور آپ نے
تسبیح کی پس یہانتک آپ تسبیح کرتے رہے کہ اُس کا اثر صحابہ کے چہروں سے ظاہر ہونے
لگا پھر آپ نے فرمایا تجھپر افسوس ہو خدا سے کسی مخلوق پر شفاعت نہیں طلب کیجاتی ہو اللہ کی شان
اس سے برتر ہے تجھپر افسوس ہو تجھے خبر بھی ہے اللہ کیا ہو اُسکا عرش اُسکے آسمانوں پر ہے اس طرح
اور جھکایا آپ نے اپنی اُنگلیوں کو مثل قبہ کے) اور وہ چرچراتا ہے جس طرح کجاوہ اونٹوں پر چرچراتا ہے
ابن بشار نے اپنی حدیث میں کہا ہو کہ اللہ اپنے عرش پر ہو اور اسکا عرش اُسکے آسمانوں پر ہو اور چلا یاد پورا کیا
حدیث کو انتہیٰ اور ابن بشار کی حدیث حدیث حسن ہو جیسا کہ امام ذہبی نے کتاب العرش والعلو میں
کہا ہو کہ ابو داؤد نے اسکو جہمیہ کی رد میں اپنے نزدیک اچھے اسناد سے روایت کیا ہو محمد بن بشار
کی حدیث سے۔ اُسکو صاحب انتہا نے نقل کیا ہو اور کہا ہے کہ اسکو بخاری نے رسالہ خلق افعال
عباد میں روایت کیا ہو اور اُس کے الفاظ یہ ہیں اللہ اپنے عرش پر ہو اور اُسکا عرش اُس کے
آسمانوں پر ہے اور اُسکے آسمان اُسکی زمین پر مثل قبہ کے ہیں انتہیٰ اور عباس بن عبد المطلب سے
روایت ہو کہ اُنھوں نے کہا کہ میں بطحا میں تھا ایک ایسی جماعت میں جس میں نبی کریم علیہ التحیۃ
والتسلیم تشریف فرما تھے اتنے میں اُنپر سے ایک ابر گذرا اور حضور نے اُسکی طرف دیکھا پھر فرمایا
تم لوگ اُسے کیا کہتے ہو صحابہ نے عرض کیا سحاب۔ آپ نے فرمایا اور مزن صحابہ نے عرض کیا اور
مزن آپ نے فرمایا اور عنان صحابہ نے عرض کیا اور عنان الحدیث اور آخر حدیث میں عرش کے
ذکر کے بعد ہے پھر اللہ تعالےٰ اُسکے اوپر ہو روایت کیا ہو اُسکو ترمذی نے اور کہا ہو کہ یہ حدیث
حسن غریب ہو انتہیٰ اور ذہبی نے کتاب العرش والعلو میں کہا ہے اسکو ابو داؤد نے حسن اور
حسن سے بھی برتر اسناد سے روایت کیا ہو انتہیٰ اور امام بغوی نے اس حدیث کو تفسیر سورۃ الحاقہ میں
عباس بن عبد المطلب کی اسناد سے روایت کیا ہو اور اللہ اُسکے اوپر ہو کے بعد یہ زیادہ کیا ہے
کہ اُسپر بنی آدم کا کوئی عمل پوشیدہ نہیں ہو انتہیٰ اور اُسکی تائید ابن مسعودؓ کی روایت سے ہوتی ہو
اُنھوں نے فرمایا ہو کہ سب سے اوپر کے آسمان اور کرسی کے درمیان میں پانچسو سال کی مسافت ہے
اور ایسا ہی کرسی اور پانی کے درمیان اور عرش پانی پر ہے اور خدا عرش پر ہے اُسپر تمہارا کوئی

عمل پوشیدہ نہیں ہو اسکو بیہقی نے اسناد صحیح سے روایت کیا ہو اور ایسا ہی روایت کیا ہو ابن منذر اور عبد اللہ بن احمد ابن حنبل اور ابو القاسم طبرانی وغیرہم نے جیسا کہ ذہبی نے کتاب العرش میں کہا ہے کہ یہ زیادتی جو علامہ بغوی سے بروایت عباس رضہ ذکر کی گئی باری تعالیٰ کے عرش پر ہونے کی تاکید کرتی ہو جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہو اور جابر بن سلیم سے روایت ہو کہ میں نے حضرت سرور کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ سے سنا ہو کہ فرماتے تھے کہ تم سے پہلے ایک آدمی نے جسکا کوئی دین نہ تھا ناز و تکبر کیا پس اللہ نے اُسکو عرش پر سے دیکھا اور اُسپر غصہ کیا اور زمین کو حکم دیا زمین نے اُسے لے لیا اور وہ زمین میں دھنسنے لگا امام ذہبی نے کتاب العرش میں کہا ہو کہ اُسکو شیخ بخاری سہل بن بکار نے عبد السلام بن عجلان سے بسند عبیدہ تیمی روایت کیا ہو کہ ابواحری نے کہا کہ جابر بن سلیم نے کہا ہو دا آگے اس کے اس حدیث کو ذکر کیا، ترجمہ عربی کا ختم ہوا اب تھوڑے اقوال کتب عقائد سے لکھے جاتے ہیں امام ابو محمد بن ابی زید مالکی نے اپنے رسالہ میں جو مشتمل عقائد اور فقہ کے مسائل پر ہو لکھا ہو انہ تعالیٰ فوق عرشہ المجید بذاتہ وانہ فی مکان بعلمہ انتھے قال الامام الذہبی فی کتاب العرش وابن ابی زید من کبار الائمۃ بالمغرب وشہرتہ یغنی عن ذکر فضلہ اجتمع فیہ العقل والدین والورع والعلم وکان نہایۃ فی علم الاصول توفی سنۃ ست وثمانین وثلث مأتہ بالقیروان انتھے وایضا قال الذہبی قال الامام عبد اللہ ابو اسمعیل الانصاری شیخ الاسلام فی رسالتہ مثل قول ابن ابی زید وقال وقد جاء فی اخبار شتی ان اللہ فوق السماء السابعۃ علی العرش بنفسہ وہو ینظر کیف تعلمون وعلمہ وقدرتہ واستماعہ ونظرہ ورحمتہ فی کل مکان انتھے ثم قال الذہبی ابو اسمعیل ہذا معروف عند مشائخ الطریقۃ وکان عالما بالحدیث صحیحہ وسقیمہ وبآثار السلف وبلغات العرب واختلافہا وتفسیر الکتاب ومعانیہا واقوال المفسرین وباحوال القلوب وکان لہ کرامات معروفۃ توفی سنۃ احدی وثمانین واربعمأتہ ولہ خمس وثمانون سنۃ انتھے وایضا قال قال الامام الاوحد ابو ذکریا یحیی بن عمار السجستانی فی رسالتہ لا نقول کما قال الجہمیۃ انہ مداخل الامکنۃ وممازج بکل شیء ولا نعلم این ہو بل نقول انہ علی عرشہ وعلمہ محیط بکل شیء وسمعہ وبصرہ وقدرتہ مدرکۃ لکل شیء وھو معنی قولہ

وهو معکم اینما کنتم والله بما تعملون بصیر وهو بذاته علی عرش کما قال رسول الله صلی الله
علیه وعلی آله وسلم انتہی قال الذہبی یحیی بن عمار من کبار ائمۃ الهدی جمع بین العلم
والروایۃ والزهد توفی سنۃ ثلاثین واربعمائۃ وهو احد شیوخ ابی اسمٰعیل
الانصاری شیخ الاسلام صاحب منازل السائرین والامام ابی نصر السنجری انتہی وقال
صاحب القصائد الامالیۃ ۔ ورب العرش فوق العرش لکن ۔ بلا وصف التمکن والاتصال
ترجمہ بلا شک اللہ تعالیٰ بذاتہ اپنے عرش مجید پر ہے اور وہ ایسے مکان میں ہے لیکن اس کا علم
ہر مکان میں ہے امام ذہبی نے کتاب العرش میں کہا ہے کہ ابن ابی زید مغرب کے بڑے اماموں سے
ہیں اور اُن کی شہرت کی وجہ سے اُن کے فضل کے ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے عقل اور دین
اور ورع اور علم سب اُن میں جمع تھے اور علم اصول کے بڑے منتہی تھے ۳۸۶ھ میں بمقام قیروان
انتقال فرمایا انتہے اور بھی ذہبی نے کہا ہے کہ شیخ الاسلام امام عبداللہ ابو اسمٰعیل انصاری نے اپنے
رسالے میں ابن ابی زید کے قول کے مثل کہا ہے اور اُنھوں نے کہا ہے کہ بہت سی متفرق خبروں
میں یہ آیا ہے کہ خدا بنفسہ ساتویں آسمان کے اوپر عرش پر ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ تم کسطرح کام کرتے ہو
اور اُسکا علم اور قدرت اور کان لگا کر سننا اور نظر اور رحمت ہر جگہ ہے اور پھر ذہبی نے کہا ہے
کہ یہ ابو اسمٰعیل مشائخ طریقت میں مشہور ہیں اور حدیث صحیح وسقیم اور آثار سلف ولغات عرب
اور اُس کے اختلاف اور کتاب اللہ کے معنے وتفسیر اور اقوال مفسرین اور احوال قلوب
کے جاننے والے تھے اور اُنکی کرامتیں مشہور ہیں پچاسی برس کی عمر میں ۴۸۱ھ میں انتقال فرمایا
انتہی اور اُنھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ امام اوحد ابو زکریا یحیی بن عمار سجستانی نے اپنے رسلے میں کہا ہے کیونکہ
ہم جہمیہ کی طرح یہ نہیں کہتے ہیں کہ باری تعالیٰ مکانوں میں داخل ہونے اور ہر شئے سے ملنے والا ہے
یا ہم نہیں جانتے کہ وہ کہاں ہے بلکہ وہ بذاتہ عرش پر ہے اور اُسکا علم تمام اشیا کو محیط ہے اور اُسکی سمع
وبصر وقدرت ہر شئے کو ادراک کرتی ہے اور یہی اُسکے قول معکم اینما کنتم واللہ بما تعملون بصیر
کے معنے ہیں اور وہ بذاتہ عرش پر ہے جیسا کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
انتہی ذہبی نے کہا ہے کہ یحیے بن عمار کبار ائمہ ہدیٰ سے جامع علم وروایت وزہد تھے ۴۳۰ھ
میں انتقال فرمایا شیخ الاسلام ابی اسمٰعیل انصاری صاحب منازل السائرین ورامام ابی نصر

سنجری کے شیوخ سے تھے انتہی صاحب فصائد اما ایپہلے کہا ہے اور عرش کا خدا عرش پر ہے لیکن اس صفت کے ساتھ نہیں کہ وہ اسکو اپنا مکان بنانیوالا یا اس کے ساتھ متصل ہوا انتہی امام غزالی نے اہل سنت کے اعتقاد کے بیان میں کیمیائے سعادت کے اندر کہا ہے کہ عالم میں جتنی چیزیں ہیں سب عرش کے نیچے ہیں اور عرش قدرت الٰہی کے نیچے مسخر ہے اور وہ عرش پر ہے نہ اسطرح جیسے کوئی جسم دوسرے جسم پر ہوتا ہے کیونکہ وہ جسم نہیں ہے اور عرش اُسکا حامل اور اُٹھانیوالا نہیں ہے بلکہ عرش اور حاملان عرش سب کو اُسکا لطف اور اُسکی قدرت اُٹھائے ہوئے ہے اور آج بھی اُسی صفت سے ہے جیسے ازل میں تھا عرش پیدا کرنے سے پہلے۔ انتہی۔ اب چند اقوال کہ جن سے اجماع سلف صالحین کا اس اعتقاد پر ثابت ہوتا ہے مذکور ہوتے ہیں قال الامام ابن حجر العسقلانی فی شرح البخاری اخرج البیہقی بسند جید عن الامام الاوزاعی قال کنا والتابعون متوافرون نقول ان اللہ علی عرشہ ونومن بما ورد بہ السنۃ من صفاتہ تعالیٰ انتہی اقول انما قید کلامہ بالجملۃ الحالیۃ[1] والتابعون متوافرون لئلا یتوھم ان ھذہ العقیدۃ حدثت فیھم فاذا ثبت بھذا القول ان ھذہ العقیدۃ عقیدۃ التابعین وتبع التابعین ولم یثبت اختلافھم فیھا ثبت انھا عقیدۃ الصحابۃ ایضًا لانھم کانوا اخذین من الصحابۃ دینھم من العقائد والاعمال فحصل الاجماع واصرح من ذلک ما قال عثمان بن سعید الدارمی فی کتاب النقض علی بشر المریسی قد اتفقت الکلمۃ من المسلمین ان اللہ تعالیٰ فوق عرشہ وعرشہ فوق سمواتہ انتہی نقلہ الامام الذھبی فی کتاب العرش وقال عثمان بن سعید الدارمی احد الائمۃ والحفاظ من اھل المشرق وقال فیہ البخاری ما رأیت مثل عثمان بن سعید الدارمی انتہی وقال الامام ابو عبداللہ بن بطۃ العبکری فی کتاب الابانۃ لہ اجمع المسلمون من الصحابۃ والتابعین ان اللہ علی عرشہ فوق سمواتہ بائن من خلقہ انتہی وقال الذھبی بعد نقلہ ابن بطۃ ھذا من کبار الائمۃ والزھاد والحفاظ الف کتاب الابانۃ المذکور اربع مجلدات اتی فیہ بمذاھب اھل السنۃ التی یخالف فیھا المبتدعۃ من الجھمیۃ والحروریۃ والقدریۃ والرافضۃ والمرجئۃ والمعتزلۃ دل ذلک علی علمہ وانہ وکثرۃ من الحدیث توفی بعد ثمانین وثلث مائۃ سمع منہ البغوی

[1] قولہ ... (حاشیہ، جزوی طور پر ناخواندہ) ... نقلہ العاجز محمد حیات عفی عنہ ۱۲

وذروة انتہی وقال الامام ابوعثمان اسمعیل بن عبد الرحمن الصابونی فی کتاب السنة
له اصحاب الحدیث یشهدون ان الله فوق سبع سموا ته کما نطق به کتابه وعلماء
الامة واعیان الائمة من السلف لم یختلفوا انه عزوجل علی عرشه فوق سمواته انتہی
قال الامام الذهبی ابوعثمان الصابونی هذا من کبار الائمة کان فقیها محدثا حافظا
صوفیا واعظم الشیوخ شیخ نیشاپوری وقد مات سنة تسع واربعین مائة روی
عنه کثیرون منهم الحافظ ابوبکر البیهقی انتہی وقال الامام الذهبی فی کتاب العرش
والعلو والدلیل علی ان الله فوق العرش فوق المخلوقات مباین لها لیس بداخل فی
شئ منها وعلی ان علمه فی کل مکان الکتاب والسنة واجماع الصحابة والتابعین
والائمة المهدیین انتہی وقال الحافظ ابن تیمیة الحرانی فی العقیدة الواسطیة
وقد دخل فیما ذکرناه من الایمان بالله وبما اخبر به الله فی کتابه وتواتر عن رسول الله
صلی الله علیه وعلی اله وسلم واجمع علیه سلف الامة ان الله سبحانه فوق سمواته علی
عرشه وکاعلی خلقه انتہی فاذا ثبت الاجماع وجب علینا اتباعه ولا یجوز مخالفته
قال الله تعالی ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المومنین
نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا قال صاحب تفسیر المدارک تحت هذه الایة
ای السبیل الذی هم علیه من الدین الحنفی وهو دلیل علی ان الاجماع حجة لا یجوز مخالفته
کما لا یجوز مخالفة الکتاب والسنة انتہی امام ابن حجر عسقلانی نے شرح بخاری میں کہا ہے اور بیہقی نے
امام اوزاعی سے بسند جید روایت کی ہے کہ ہم اس زمانے میں کہ جب بہت سے تابعین موجود تھے کہا
کرتے تھے کہ اللہ اپنے عرش پر ہے اور انپر ایمان رکھتے تھے جو صفات باری تعالیٰ کے بارے میں
حدیث میں آئی ہیں انتہی میں کہتا ہوں کہ اپنے کلام کو جملۂ حالیہ سے اسلئے مقید کیا یعنی والتابعون
متوافرون کہا کہ اس بات کا وہم نہو کہ یہ عقیدہ تبع تابعین میں پیدا ہوگیا تھا پس جبکہ اس قول
سے یہ ثابت ہوگیا کہ یہ عقیدہ تابعین اور تبع تابعین دونوں کا عقیدہ ہے اور انکا اختلاف اس بارے
میں ثابت نہیں ہے تو یہ بات ثابت ہوگئی کہ یہ صحابہ کا بھی عقیدہ تھا کیونکہ وہ عقائد و اعمال
میں صحابہ ہی سے اخذ کیا کرتے تھے پس اجماع پالیا گیا اور اس سے نہ ائمہ مصرح کتاب النقض

علی بشر المریسی میں عثمان بن سعید الدارمی نے کہا ہے کہ مسلمانوں کا کلام اس بارے میں متفق ہے کہ اللہ اپنے عرش پر ہے اور اس کا عرش اسکے آسمانوں پر ہے انتہٰی اسکو امام ذہبی نے کتاب العرش میں نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ عثمان بن سعید دارمی ائمہ و حفاظ مشرق میں سے ہیں بخاری نے انھیں کے بارے میں کہا ہے کہ میں نے عثمان ابن سعید دارمی کے مثل کوئی نہیں دیکھا انتہٰی اور کتاب الابانہ میں امام ابو عبداللہ بطہ عبکری نے کہا ہے کہ صحابہ و تابعین نے اس بات پر اجماع کر لیا ہے کہ اللہ آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر مخلوقات سے دور ہے انتہٰی ذہبی نے اسکو نقل کر کے کہا ہے کہ ابن بطہ کبار ائمہ و زہاد و حفاظ میں سے ہیں انھوں نے کتاب الابانہ چار جلدوں میں تالیف کی ہیں جس میں اہل سنت کے وہ مذاہب بیان کیے جن میں مبتدعہ جہمیہ حروریہ قدریہ رافضیہ مرجیہ معتزلہ اُنکے خلاف تھے یہ اُنکی وسعت علم و کثرت حفظ حدیث پر دلالت کرتا ہے ۳۸۷ھ کے بعد انتقال کیا ان سے بغوی اور اُن کے ہم عصروں نے سنا ہے انتہٰی اور امام ابو عثمان اسمٰعیل بن عبدالرحمن صابونی نے کتاب السنۃ میں کہا ہے کہ اصحاب حدیث اسکی شہادت دیتے ہیں کہ اللہ اپنے ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے جیسا کہ اسکی کتاب سے ظاہر ہے اور متقدمین علماء اُمت و اعیان ائمہ اس میں مختلف نہیں ہیں کہ عرش آسمانوں کے اوپر ہے انتہٰی امام ذہبی نے کہا ہے کہ یہ ابو عثمان صابونی کبار ائمہ سے ہیں فقیہ محدث حافظ اور صوفی تھے اور اعظم الشیوخ شیخ نیشاپور انھیں کے وقت میں تھے ۴۴۹ھ میں انتقال فرمایا ان سے بہتوں نے روایت کی ہے جنمیں سے حافظ ابو بکر بیہقی ہیں انتہٰی اور امام ذہبی نے کتاب العرش و العلو میں کہا ہے کہ کتاب و سنت اور اجماع صحابہ و تابعین و ائمہ اسکی دلیل ہے کہ اللہ عرش پر مخلوقات کے اوپر اُن سے جدا ہے کسی شے میں داخل نہیں ہے البتہ اُسکا علم ہر جگہ ہے انتہٰی عقیدہ واسطیہ میں حافظ ابن تیمیہ حرانی نے کہا ہے اللہ نے اور اُس نے اپنی کتاب میں جن باتوں کی خبر دی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو امور متواتر ہیں اور سلف اُمت نے جن باتوں پر اجماع کیا ہے اُن پر ایمان لانے میں یہ بھی داخل ہے کہ اللہ اپنے عرش پر اپنی مخلوقات کے اوپر ہے انتہٰی پس جبکہ اجماع ثابت ہو گیا اُسکی پیروی فرض ہوا اور مخالفت جائز نہیں ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدیٰ الآیۃ صاحب تفسیر مدارک نے اس آیت کے تحت میں لکھا ہے یعنے وہ راستہ جسپر وہ ہیں دین حنفی ہے اور یہ آیت دلیل ہے اس امر کی کہ اجماع حجت ہے

اس کی مخالفت جائز نہیں جیساکہ کتاب وسنت کی مخالفت جائز نہیں ہے۔ ترجمہ عبارت عربی کا
ختم ہوا۔ اب چند اقوال ائمہ مجتہدین کے ذکر کرتا ہوں تاکہ یہ عقیدۂ حقہ درجۂ یقین کو پہونچے اور
دلوں کو تسکین بخشے ملا سلام اللہ نے کمالین میں کہا ہے امام بیہقیؒ نے امام ابو حنیفہؒ سے روایت
کی ہے کہ انھوں نے فرمایا ان اللہ فی السماء دون الارض انتہی اللہ آسمان میں ہے نہ کہ زمین پر
وقال الامام الذہبی فی کتاب العرش واخرج عبد اللہ بن احمد بن حنبل فی کتاب
الرد علی الجہمیۃ عن ابیہ عن شریح بن النعمان عن عبد اللہ بن نافع تلمیذ مالک
وخصیصتہ قال سمعت مالک بن انس یقول اللہ فی السماء وعلمہ فی کل مکان انتہی
قال الذہبی ہذا حدیث ثابت عن مالکؒ انتہی اقول لم یرد مالکؒ بفی السماء السماء
الدنیا لانہا مکان بل اراد العلو الاعلی یدل علیہ قولہ وعلمہ فی کل مکان ای لا ذاتہ
بل ہی فی العلو الذی لیس بمکان وہو ما وراء العرش وکذا ینبغی ان یفہم من قول امامنا
ابی حنیفۃ والدلیل علی ہذا قول ابی معاذ البلخی انہ قال ان اللہ فی السماء علی العرش کما
وصف نفسہ انتہی ای فی العلو علی العرش لانہ لیس فی ہذہ السماء ولا فی غیرہا فعلم انہ
اراد بفی السماء العلو قال الذہبی فی کتاب العرش والعلو وہذا الحدیث ثابت عن ابی
معاذ وہو احد الائمۃ انتہی وقال ایضا فیہ وقصۃ ابی یوسف صاحب ابی حنیفۃ مشہورۃ
فی ستتابتہ بشر المریسی لما انکر ان یکون اللہ فوق العرش رواہا عبد الرحمن بن ابی حاتم
وغیرہ فی کتبہم انتہی وفی الحمویۃ للحافظ ابن تیمیۃ روی عبد اللہ بن احمد بن حنبل
وغیرہ باسانید صحیحۃ عن ابن المبارک انہ قیل لہ بما ذا نعرف ربنا قال بانہ تعالی
فوق سمواتہ علی عرشہ بائن من خلقہ ولا نقول کما تقول الجہمیۃ انہ تعالی ہہنا فی
الارض انتہی وفیہا ایضا وروی ابن ابی حاتم ان ہشام بن عبید اللہ الرازی صاحب محمد
بن الحسن القاضی حبس رجلا فی التجہم فتاب فجیئی بہ لیطلقہ فقال الحمد للہ علی التوبۃ
وامتحنہ ہشام فقال لتشہد بان اللہ تعالی علی عرشہ بائن من خلقہ فقال اشہد
ان اللہ علی عرشہ ولکن لا ادری ما بائن من خلقہ فقال ردوہ الی الحبس فانہ لم یتب انتہی
وقال الامام الذہبی فی کتاب العرش قال الامام الشافعی فی وصیتہ التی رواہا الہکاری

والحافظ عبد الغنی فی العقیدۃ ان اللہ یری فی الاخرۃ عیانا ینظر الیہ المومنون ویسمعون
کلامہ وانہ تعالیٰ فوق العرش انتہیٰ وقال الذہبی ایضًا واخرج الخلال عن یوسف ابن
موسیٰ لقطان قیل لابی عبد اللہ احمد بن حنبل اللہ فوق السماء السابعۃ علیٰ عرشہ
بائن من خلقہ وعلمہ وقدرتہ بکل مکان قال نعم انتہیٰ ترجمہ اور امام ذہبی نے کتاب العرش
میں کہا ہے کہ عبد اللہ بن حنبل نے کتاب الرد علی الجہمیہ میں اپنے باپ سے انھوں نے شریح بن نعمان سے انھوں نے عبد اللہ
بن نافع سے (جو امام مالکؒ کے مخصوص شاگرد ہیں) روایت کی ہے کہ امام مالک بن انسؓ فرماتے
تھے کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں ہے اور اُسکا علم ہر جگہ ہے انتہیٰ اور ذہبی نے کہا ہے کہ یہ حدیث
امام مالک سے ثابت ہے انتہیٰ میں کہتا ہوں امام مالک نے فی السماء سے سما ر دنیا کو مراد نہیں
لیا ہے کیونکہ وہ مکان ہے بلکہ علو اعلیٰ کو مراد لیا ہے اسپر انکا قول وعلمہ فی کلِّ مکانٍ دلالت
کرتا ہے کیونکہ اسکے یہ معنی ہیں کہ ذات خداوندی مکان میں نہیں ہے بلکہ اُس علو میں ہے جو مکان
نہیں ہے اور وہ ماوراء العرش ہے اور ایسا ہی سمجھنا چاہیئے ہمارے امام ابی حنیفہ کے قول سے اور
اسپر معاذ بلخی کا یہ قول دلالت کرتا ہے کہ اللہ آسمان میں عرش پر ہے جیسا کہ اُس نے خود بیان کیا ہے
انتہیٰ یعنے بلندی میں عرش پر ہے کیونکہ نہ وہ اس آسمان میں ہے نہ دوسرے آسمانوں پر پس معلوم ہوا
کہ فی السماء سے علو مراد ہے ذہبی نے کتاب العرش والعلو میں کہا ہے کہ یہ حدیث ابی معاذ سے ثابت ہے
جو امام فن ہیں انتہیٰ اور یہی کہا ہے کہ امام ابو یوسف صاحب ابی حنیفہؒ کا قصہ مشہور ہے کہ انھوں
نے بشر مریسی کو توبہ کا حکم دیا تھا جب اُنھوں نے خدا کے عرش پر ہونیکا انکار کیا تھا اسکو عبد الرحمن
بن ابی حاتم وغیرہ نے اپنی کتابوں میں روایت کیا ہے انتہیٰ حافظ ابن تیمیہ کی کتاب حمویہ میں ہے
کہ عبد اللہ بن احمد حنبل نے صحیح سناد و نکے ساتھ ابن مبارک سے روایت کی ہے کہ اُن سے کہا گیا ہم خدا کو کس بات سے
پہچانیں اُنھوں نے کہا اس بات سے کہ وہ آسمانوں کے اوپر عرش پر اپنی مخلوقات سے جدا ہے اور
ہم جہمیہ کی طرح یہ نہیں کہتے ہیں کہ اللہ یہاں زمین میں ہے انتہیٰ اور اسی میں ہے کہ ابن ابی حاتم نے
روایت کی ہے کہ ہشام بن عبید اللہ رازی صاحب قاضی محمد ابن الحسن نے ایک شخص کو جہمیہ کا
عقیدہ اختیار کرنے میں قید کیا پس اُس نے توبہ کی اور رہا کرنے کے لئے لایا گیا تو ہشام نے اُس کا
امتحان لینے کو پوچھا کیا تم اس بات کی شہادت دیتے ہو کہ خدا اپنے عرش پر مخلوقات سے

جدا ہے اُس نے کہا میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ خدا عرش پر ہے لیکن یہ مجھے نہیں معلوم
کہ وہ اپنی مخلوقات سے جدا ہے پس ہشام نے حکم دیا کہ اُسے قید خانہ میں لوٹا دو کیونکہ اُس نے
توبہ نہیں کی ہے انتہی اور امام ذہبی نے کتاب العرش میں کہا ہے کہ امام شافعی نے اُس وصیت میں جسے
بکاری اور حافظ عبد الغنی نے عقیدہ میں روایت کیا ہے کہا ہے کہ اللہ آخرت میں دیکھا جائیگا اور
مومنین اُسے دیکھیں گے اور اُسکا کلام سنیں گے اور وہ عرش پر ہے انتہی اور ذہبی نے کہا ہے کہ یوسف
بن موسیٰ القطان سے خلال نے روایت کی ہے کہ ابی عبد اللہ احمد بن حنبل سے کہا گیا کہ اللہ
ساتوں آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر اپنی مخلوقات سے جدا ہے اور اُسکا علم و قدرت ہر جگہ ہے
اُنھوں نے فرمایا ہاں۔ ترجمہ عربی ختم ہوا۔ اور دلائل اس اعتقاد کے محکمات سے ہیں اعتقاد و عمل
کا اثبات محکمات ہی سے ہوا کرتا ہے نہ متشابہات سے اور محکمات میں نص و ظاہر اور مفسر اور
محکم یعنی اہل اصول کی اصطلاحات بھی داخل ہیں جو یہی دلائل عقائد و احکام کے ہیں صاحب
کمالین مُلا سلام اللہ نے سورۂ آل عمران کی تفسیر جلالین کے حاشیہ پر لکھا ہے فاحکمت
عباراتها بان حفظت عن الاحتمال والاشتباه فيدخل فيها النص والظاهر والمفسر
والمحكم على مصطلح اهل الاصول من علمائنا انتهى یعنے آیات محکمات کی عبارتیں مستحکم احتمال و اشتباہ
سے محفوظ ہیں پس نص ظاہر و مفسر و محکم ہمارے علما اور اہل اصول کی اصطلاح پر اس میں داخل
ہیں اھ پس جب اس اعتقاد کو اہل سنت کے بزرگوں نے عقائد کے کتب میں داخل کیا اور اسپر
اجماع سلف بھی ثابت کر چکے اب اُن دلائل کے محکمات سے ہونے میں کیا تردد باقی رہا
اور اس اعتقاد سے یعنے خدا عرش کے اوپر ہے جدا اپنی مخلوقات سے کہنے میں جہت کہ جس سے
علمائے متکلمین نے تنزیہ ذات خدا کی ہے ثابت نہیں ہوتی کیونکہ جہات مکانات کے حدود اور
اطراف کو کہتے ہیں اور وہ جہات عرش تک ثابت ہیں نہ اُسکے اوپر علامہ سعد الدین تفتازانی
نے شرح عقائد میں لکھا ہے واذا لم يكن في مكان لم يكن في جهة لا علو ولا في سفل ولا في
غيرهما لانهما اما حدود واطراف للامكنة او نفس الامكنة باعتبار عروض الاضافة الى
شئ آخر انتهى اور جب کسی مکان میں نہو گا تو کسی جہت میں بھی نہو گا نہ بلندی میں نہ پستی میں
اور نہ اُن کے علاوہ کسی اور جگہہ کیونکہ یہ دونوں چیزیں (بلندی و پستی) مکانوں کے حدود اور

اطراف ہیں یا خود مکان ہیں جب ان کی کسی دوسری چیز کی طرف نسبت عارض ہو جائے
اور شاہ عبد العزیز دہلوی نے تحفۂ اثنا عشریہ کے تیرھویں عقیدے میں فرمایا ہے۔ جو دلیلیں
نفی مکان میں مذکور ہوئیں وہی نفی جہت میں بھی ہیں کیونکہ جہات اطراف ہیں امکنہ کے
اور اسکے حدود ہیں انتہی اور شاہ عنایت اللہ نے سکندر نامے کے اس شعر جہت را ولایت
بہ پایاں رسید ؛ قطیعت بہ پرکار دوراں رسید۔ کی شرح میں لکھا ہے یعنے جہات اربعہ
یا ستہ جو کہے جائیں ختم ہو گئے کیونکہ جہات کا ثبوت عالم اجسام میں ہے اور عالم اجسام عرش
پر نہیں ہے اور جہت بھی نہیں ہے اور صاحب انتہا نے امام رازی کی تفسیر سے نقل کیا ہے
کہ انھوں نے فرمایا اذا ثبت ان اجسام العالم متناهية فخارج العالم الجسمانی لاخلاء
ولا ملأ ولا مكان ولا جهة فيمتنع ان يحصل الاله فی مكان خارج العالم انتهى اقول اذا
ثبت بهذا ان خارج العالم الجسمانی ليس بمكان ولا جهة ففوق العرش الذی هو
خارج العالم الجسمانی لا يكون مكانا ولا جهة فحصول الاله فيه من غير تمكن بمكان
ليس بممتنع بل حصوله فی لا مكان وجهة ضروری كما لا يخفى جب یہ ثابت ہو گیا کہ اجسام
عالم متناہی ہیں تو خارج عالم جسمانی نہ خلا ہے نہ ملا اور نہ مکان ہے نہ جہت پس عالم سے خارج اللہ
کا کسی مکان میں پایا جانا ممتنع ہے انتہی میں کہتا ہوں کہ جب اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ عالم جسمانی
سے خارج نہ مکان ہے نہ جہت تو عرش پر جو عالم جسمانی سے خارج ہے نہ مکان ہوگا نہ جہت پس اللہ
کا اس میں بغیر کسی مکان میں ہونے کے پایا جانا ممتنع نہیں بلکہ اسکا حصول لامکان اور جہت میں
ضروری ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے جلد اول کے اکتیسویں[۳۱]
مکتوب میں فرمایا ہے کہ بیچون کو دائرہ چوں سے باہر ڈھونڈھنا چاہیے اور لامکان
کو مکان کے ماوراء سے طلب کرنا چاہیے انتہی اور قرب معیت اللہ کی ہمارے ساتھ ذاتی نہیں
یعنی ذات سے ہمارے قریب اور ساتھ نہیں بلکہ علم و قدرت وغیرہا سے ہمارے قریب
اور ساتھ ہے یہ بات یعنی قرب و معیت اسکی ذاتی نہ ہونا تحریر ماسبق سے بھی ثابت ہوتی ہے
باوجود اسکے پھر خوب تصریح کرتا ہوں تاکہ دلوں کو اطمینان کامل حاصل ہو جائے۔
قال الحافظ ابن تيمية فی الحموية قال ابن عبد البر علماء الصحابة والتابعين الذين

حمل عنهم التاويل قالوا فی تاويل قوله تعالی ما يكون من نجوى ثلثة الا هو رابعهم
هو علی العرش وعلمه فی كل مكان وما خالفهم فی ذلك من يحتج بقوله انتهى ای كونه
تعالی رابعهم بالعلم لا بالذات وقال الامام الذهبی فی كتاب العرش قال الامام الحافظ
ابو نصر السجزی فی كتاب الابانة لما ائمتنا كسفيان الثوری ومالك وحماد بن سلمة
وحماد بن زيد وعبد الله بن المبارك والفضيل بن عياض واحمد بن حنبل واسحٰق
بن راهويه متفقون علی ان الله سبحانه وتعالی بذاته فوق عرشه وان علمه
بكل مكانٍ انتهى كذا فی الانتهاء وقال الامام الغزالی فی كتاب العقائد من احياء
العلوم واضطر اهل الظاهر الی تاويل قوله تعالی وهو معكم اينما كنتم اذ حمل
ذلك بالاتفاق علی الاحاطة والعلم انتهى والاحاطة فی قوله بمعنی العلم والادراك كما
فی تعريفات الجرجانی الاحاطة ادراك الشئ بكماله ظاهرا وباطنا انتهى وقال الامام
فخر الدين الرازی فی التفسير الكبير فی قوله تعالی وهو معكم اينما كنتم قال المتكلمون
هذه المعية اما بالعلم واما بالحفظ والحراسة وعلی التقديرين فقد انعقد الاجماع
علی انه سبحانه ليس معنا بالمكان والجهة والتحيز فاذن قوله تعالی وهو معكم لابد فيه
من التاويل انتهى وقال العلامة سعد الدين التفتازانی فی رسالته فاحتج الملحدون
فی رد قول الوجود بان المعية ذاتية واما استدلالهم بالسمع فبقوله تعالی
وهو معكم اينما كنتم وقوله تعالی ولا ادنی من ذلك ولا اكثر الا هو معهم وجوابه
ان المراد بالمعية ههنا علی ما اجمع عليه المفسرون بالعلم ونحوه لا بنفس الذات
انتهى يعنے جو يہ ہیں حافظ ابن تیمیہ نے کہا ہو کہ ابن عبد البر کہتے ہیں صحابہ و تابعین جن سے علم
تاویل و تفسیر لیا گیا ہے اللہ کے قول ما يكون من نجوى ثلثة الا هو رابعهم کی تاویل میں فرماتے
ہیں کہ اللہ عرش پر ہو اور اُسکا علم ہر جگہ ہو اور جنکے قول سے حجت لائی جاتی ہو اُن میں سے کسی نے
صحابہ کی مخالفت نہیں کی انتہی یعنے خدا کا چوتھا ہونا علم کے اعتبار سے نہ ذات کے اعتبار سے
امام ذہبی نے کتاب العرش میں کہا ہو کہ حافظ ابو نصر سجزی نے کتاب الابانة میں کہا ہے
کہ ہمارے علما مثلاً سفیان ثوری مالک حماد بن سلمہ حماد بن زید عبد اللہ بن مبارک فضیل

بن عیاض احمد بن حنبل اسحق بن راہویہ رحمہم اللہ) اس پر متفق ہیں کہ خدا بذاتہ عرش پر ہے اور اُسکا علم ہر جگہ ہے انتہیٰ ایسا ہی انتہار میں ہے امام غزالی نے احیاء العلوم کی کتاب العقائد میں کہا ہے اور اہل ظاہر خدا کے قول وھو معکم اینما کنتم کی تاویل پر مجبور ہوے ہیں کیونکہ یہ بالاتفاق علم اور احاطہ پر محمول ہے انتہیٰ امام غزالی کے قول میں احاطہ علم اور ادراک کے معنے میں ہے جیساکہ جرجانی کی تعریفات میں ہے کہ احاطہ شئے کا ظاہراً و باطناً پوری طور سے ادراک کرنا ہے انتہیٰ امام فخرالدین رازی نے تفسیر کبیر میں وھو معکم اینما کنتم کی تفسیر میں لکھا ہے کہ متکلمین نے کہا ہے کہ یہ معیت یا تو علم کے اعتبار سے ہے یا حفظ وحراست کے اعتبار سے اور دونوں تقدیر پر اجماع اسپر منعقد ہے کہ خدا ہمارے ساتھ مکان اور جہت اور تحیز کے ساتھ نہیں ہے پس خدا کے قول وھو معکم میں تاویل ضروری ہے اور علامہ سعدالدین تفتازانی نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے کہ ملحدین وجودیہ کے قول کی رد میں اس طرح دلیل لائے ہیں کہ معیت ذاتیہ ہے لیکن استدلال سماعی پس وہ خدا کے قول وھو معکم اینما کنتم اور اللہ کے قول ولا ادنیٰ من ذلك ولا اکثر الا ھو معھم سے ہے اور اُسکا جواب یہ ہے کہ معیت سے مراد جیساکہ اجماع مفسرین ہے علم وغیرہ ہے نہ کہ نفس ذات انتہیٰ اور امام مجدد الف ثانی جلد اول کے اکتیسویں مکتوب میں لکھتے ہیں علوم سابق جو اتحاد اور وحدت وجود پر مبنی تھے زوال کی طرف پلٹے احاطہ اور سریان قرب ومحبت ذاتیہ سے کہ اس مقام میں ظاہر ہوے تھے منتشر ہوگئے اور یقیناً معلوم ہوگیا کہ صانع جل شانہ کو عالم کے ساتھ مذکورہ نسبتوں میں سے کوئی نسبت ثابت نہیں ہے خدا تعالےٰ کا احاطہ اور قرب محض علم کے اعتبار سے ہے جیساکہ اہل حق کے نزدیک ثابت ہے خدا تعالےٰ اُنکی سعی مشکور فرماوے بہا ننک کہ فرمایا تعجب ہے کہ شیخ محی الدین عربی اور اُن کے متبع ذات واجب کو مجہول مطلق کہتے ہیں اور کسی حکم کا محکوم نہیں سمجھتے ہیں پھر بھی احاطۂ ذاتی اور قرب ومعیت ذاتیہ کا اثبات کرتے ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ ذات خداوندی ہی پر حکم لگانا ہے اور صواب وہ ہے جو علماء اہل سنت کہتے ہیں کہ قرب اور احاطہ دونوں علمی ہیں انتہیٰ - ان اقوال مذکورہ سے معلوم ہوا کہ اہل سنت کے سلف وخلف کا اجماع ہے اللہ کے قرب اور اُسکی معیت ذاتی نہونے پر الا فرقۂ ملحد

وجود یکہ اُنکی مخالفت کا کوئی اعتبار نہیں کیونکہ انکا شمار اہل سنت میں نہیں ہو پس یہ اعتقاد
مذکور کیونکر صحیح اور حق نہو کہ اس سے حلول واتحاد اور جہت ومکان سے تنزیہ باری تعالیٰ
کی کامل ہوتی ہو اور باطل فرقوں کے عقائد سے مفارقت اور سلف صالحین و ائمہ مجتہدین کے ساتھ
پوری موافقت حاصل ہوتی ہو۔ الحمد للہ علی ذلک کتبہ الفقیر الی اللہ الصمد عبد القادر ابن القاضی
احمد غفر اللہ لہما مرقوم ۹ ماہ ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ ہجری الجواب ہو المصوب فی الواقع اہل مرکا اعتقاد
کہ ذات باری تعالیٰ کی تجلی خاص عرش پر ہو اس طرح کہ وہ تشبیہ اور جسمیت کے تمام طریقوں اور
وہموں سے پاک ہو اور معیّت و قرب اُسکا علمی ہو موافق اعتقاد جمہور صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین
کے ہو ابن ہمام مؤلف فتح القدیر مسائرہ فی العقائد المنجیہ فی الآخرۃ میں لکھتے ہیں نومن انہ تعالیٰ
مستو علی العرش مع الحکم بان استواءہ لیس کاستواء الاجسام من التمکن والمماسۃ
والمحاذاۃ بل بمعنے یلیق بہ وھو اعلم بہ انتھے یعنے ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ اللہ
عرش پر مستوی ہو اور اس بات کا بھی حکم کرتے ہیں کہ اُسکا استوا ر اجسام کے استوا کیطرح
نہیں ہو کہ اُس میں مکان میں ہونا یا چھوا جانا یا مقابل ہونا پایا جائے بلکہ ایسے طریقے کا ہے
جو اُسکی شان کے موافق ہو اور اُسکا علم خدا ہی کو ہو۔ اور ابو شکور سلمی تمہید میں لکھتے ہیں قال
بعضھم ان اللہ موجود فی کل مکان وھم صنف من الجھمیۃ واحتجوا بقولہ تعالیٰ
ھو الذی فی السماء الہ وفی الارض الہ وقولہ وھو اللہ فی السموات وفی الارض وقولہ ان اللہ مع الذین
اتقوا وقولہ ما یکون من نجوی ثلثۃ الا ھو رابعھم والجواب ان معنی الایۃ الاولی انہ الہ اھل السماء
الارض ومعنے الایۃ الثانیۃ تدبیرہ فی السموات والارض ومعنی الایۃ الثالثۃ انہ سمیع
بمقالتھم بصیر بافعالھم ومعنے الایۃ الرابعۃ انہ معھم بالنصرۃ انتھے یعنے بعضوں نے
کہا ہے کہ اللہ ہر جگہ موجود ہے اور اسکا قائل جہمیہ کا ایک گروہ ہو اور وہ اس قول سے دلیل لاتے ہیں
کہ وہ وہ خدا ہو جو آسمانوں میں معبود ہے اور زمین میں معبود۔ اور اس قول سے کہ وہ وہ اللہ ہے
آسمانوں میں اور زمین میں۔ اور اس قول سے کہ اللہ اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ رکھتے ہیں
اور اس قول سے کہ سرگوشی تین آدمیوں کی نہیں ہوتی مگر وہ اُن کا چوتھا ہوتا ہے اور جواب
یہ ہے کہ پہلی آیت کے یہ معنے ہیں کہ وہ زمین اور آسمان والونکا معبود ہو اور دوسری کے یہ معنی

ہیں کہ خدا کی تدبیر آسمان اور زمین میں ہے اور تیسری کے یہ معنے ہیں کہ خدا انکی باتوں کا سننے والا اور
اُن کے افعال کا دیکھنے والا ہے اور چوتھی کے یہ معنی ہیں کہ خدا اُن کے ہمراہ مدد کے ساتھ ہے انتہی
اور اس کی زیادہ تفصیل کتاب العرش وغیرہ میں موجود ہے واللہ اعلم حررہ الراجی عفو ربہ القوی
ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی **سوال** اس بارہ میں علماء محققین اہل سنت والجماعت

خوارج کے کفر اور عدم کفر کی تحقیق اور یزید کے کفر و اسلام کی بحث

کیا فرماتے ہیں کہ بکر کہتا ہے کہ خوارج کے کفر کا حکم قرآن میں موجود ہے پس اُسکا منکر گمراہ اور مردود ہے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم
عذابا مہینا سورۂ احزاب (بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ کو اور اُسکے رسول کو اللہ نے اُن پر دنیا اور آخرت
میں لعنت کی ہے اور اُن کے لئے رسوا کرنے والا عذاب تیار کیا ہے) تفسیر کشاف میں ہے کہ یہ آیت اُن لوگوں کے
حق میں نازل ہوئی ہے جو علی مرتضیٰؓ کو ایذا دیتے ہیں اور بھی بکر دعویٰ کرتا ہے کہ مذہب اہل حق کا یہی ہے
کہ یزید کافر ہے اور اُسپر بالخصوص لعنت کرنا جائز ہے جو اس باب میں مخالف ہے وہ اہل حق سے خارج ہے
اور بعضے علمائے حنفیہ کا جو اختلاف منقول ہے وہ بغرض عدم جواز لعن نہیں ہے بلکہ باین غرض ہے کہ انکے
نزدیک یزید کا نام زبان پر لانے کے قابل نہیں ہے نہ یہ کہ فی نفسہ اُسپر لعن کرنے میں کچھ قباحت ہے
شرح عقائد اور حاشیہ جند میں اسکی تصریح ہے یہی مذہب صحیح ہے یہ خلاصہ ہے بکر کے رسالہ اردو کا جسمیں
اُس نے فضول طول دیا ہے اور حامد اسکی رد میں کہتا ہے خوارج کے کافر نہ کہنے والوں کو منکر قرآن اور
اہل حق سے خارج ٹھہرانا محض جہالت و ضلالت اور نیز آیت مذکورہ کو شان دشمنان حضرت
علی کرم اللہ وجہہ میں نازل ٹھہرا کر حوالہ کشاف کرنا محض کذب بے بطالت ہے بالجملہ خوارج کے کفر کے
مذکور ہونیکا اس آیت میں دعویٰ کرنا جہل صریح وکذب قبیح ہے ہاں البتہ اگر آیت الذین یؤذون
المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا واثما مبینا (جو لوگ مسلمان
مردوں اور مسلمان عورتوں کو ایذا دیتے ہیں بغیر اسکے کہ کچھ برا کیا ہو انھوں نے پس بیشک اُٹھایا
اُنھوں نے بہتان اور کھلا ہوا گناہ) کا مصداق خوارج کو ٹھہرایا جائے تو احتمال صحیح ہے اور
کس طرح خوارج کو مسلمان جاننے والا اہل حق سے خارج ہو سکتا ہے کہ خود حضرت علیؓ نے خوارج
کو باوجود بیان انکی گمراہی کے اور حکم قتل کے انکو مسلمان بتایا ہے اسی سبب سے محققین فقہا و محدثین و متکلمین
نے خوارج کو بد مذہب جانا مگر کافر نہیں ٹھہرایا ہے چنانچہ مرقاۃ اور مجمع البحار اور رد المحتار اور شرح